تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر :- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

جلد ۱۱	مطابق ۲۲ محرم سنہ ۱۳۴۲ھ	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۲۳ء	نمبر ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں

جناب حافظ روشن علی صاحب و جناب میر قاسم علی صاحب و مہاشہ محمد عمر صاحب مظفر نگر تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے گورکھپور جائینگے۔ ان مقامات پر ان کے لیکچر ہونگے۔

موسمی تعطیلات کے بعد گرلز سکول کھل گیا ہے۔ مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول ۸ر ماہ حال کو کھل جائینگے۔ طلباء کو اس تاریخ سے قبل پہنچ جانا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اعلان فرمایا ہے کہ ۲ ستمبر سے عصر کی نماز کے بعد قرآن کریم کے درس کا سلسلہ شروع کیا جائیگا۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

اور نو مسلم

(ایڈیٹر)

روزانہ اخبار میں مضمون

شہر آشلینڈ میں تبلیغ کی رپورٹ پچھلے ہفتہ لکھ چکا ہوں۔ وہاں کے روزانہ اخبار نے عاجز کی تصویر اخبار میں دیکر ایک لمبا مضمون شائع کیا۔ جس کی ایک کاپی بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ و ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز انگریزی ارسال کی گئی ہے۔ اسمیں سے چند فقرات ناظرین اخبار کی دلچسپی کیواسطے لکھے جاتے ہیں۔ ان دنوں شہر آشلینڈ میں جس شخص کا ذکر ہر جگہ بہت دلچسپی سے ہو رہا ہے۔ وہ مشرق کے معزز عالم اور فاضل ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ہیں۔ جو سبز پگڑی پہنے ہوئے اپنی فصیح تقریر کے ساتھ ہمارے شہر کے عیسائیوں کو دین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ بعض لوگ بہت متعجب ہوتے ہیں کہ ابھی پچھلے ہفتے ہم نے گرجا میں پادری صاحب کی درخواست پر اس غرض کیواسطے چندہ دیا تھا۔ کہ ہمارے مسیحی مشنری صاحب ملک عرب کو جا رہے ہیں اور آج ہم یہ کیا دیکھتے ہیں کہ نبی عربی کے مشنری یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مگر سوچنا چاہیئے۔ کہ اہل مشرق کو ان کا مذہب ایسا ہی عزیز ہے۔ جیسا کہ ہم کو ہمارا ہے۔ اور ان کا حق ہے کہ وہ اپنے مبلغ ہمارے ملک کو بھیجیں۔ ڈاکٹر صادق رسالہ مسلم سن رائز کے ایڈیٹر ہیں۔ گذشتہ تین سال میں انھوں نے سات سو عیسائیوں کو مسلمان بنایا ہے۔ اور ان کے واسطے شکاگو میں مسجد اور مشن ہوس قائم کر دیا ہے۔ مسجد کے اوپر ایشیائی گنبد ہے۔ ان کی عبادت کا دن جمعہ ہے۔ اور ان کا سال قمری ہے۔ وہ تثلیث کے منکر اور مسیح کو نبی انسان مانتے ہیں۔ اور قرآن شریف اور

تار کا پتہ
الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل

ہفتہ میں دوبار

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۸ | مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۲۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۲ محرم سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں

جناب حافظ روشن علی صاحب و جناب میر قاسم علی صاحب و مہاشہ محمد عمر صاحب مظفر نگر تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے گورکھپور جائینگے۔ ان مقامات پر ان کے لیکچر ہونگے۔

موسمی تعطیلات کے بعد گرلز سکول کھل گیا ہے۔ مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول ۸ ماہ حال کو کھل جائینگے۔ طلباء کو اس تاریخ سے قبل پہنچ جانا چاہیئے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اعلان فرمایا ہے کہ ۲ ستمبر سے عصر کی نماز کے بعد قرآن کریم کے درس کا سلسلہ شروع کیا جائیگا ؛

امریکہ میں تبلیغ اسلام

اور نومسلم

(۲)

روزانہ اخبار میں مضمون

شہر آشلینڈ میں تبلیغ کی رپورٹ پچھلے ہفتہ لکھ چکا ہوں وہاں کے روزانہ اخبار نے عاجز کی تصویر اخبار میں دیکر ایک لمبا مضمون شایع کیا۔ جس کی ایک کاپی بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ و ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز انگریزی ارسال کی گئی ہے۔ اسمیں سے چند فقرات ناظرین اخبار کی دلچسپی کیواسطے لکھے جاتے ہیں۔ ان دنوں شہر آشلینڈ میں جس شخص کا ذکر ہر جگہ بہت دلچسپی سے ہو رہا ہے۔ وہ مشرق کے معزز عالم اور فاضل ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ہیں۔ جو سبز پگڑی پہنے ہوئے اپنی فصیح تقریر کے ساتھ

ہمارے شہر کے عیسائیوں کو دین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ بعض لوگ بہت متعجب ہوتے ہیں کہ ابھی پچھلے ہفتے ہم نے گرجا میں پادری صاحب کی درخواست پر اس غرض کیواسطے چندہ دیا تھا۔ کہ ہمارے مسیحی مشنری صاحب ملک عرب کو جا رہے ہیں اور آج ہم یہ کیا دیکھتے ہیں کہ خود عربی کے مشنری یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مگر سوچنا چاہیئے۔ کہ اہل مشرق کو ان کا مذہب ایسا ہی عزیز ہے۔ جیسا کہ ہم کو ہمارا ہے۔ اور ان کا حق ہے کہ وہ اپنے مبلغ ہمارے ملک کو بھیجیں۔ ڈاکٹر صادق رسالہ مسلم سن رائز کے ایڈیٹر ہیں۔ گذشتہ تین سال میں انھوں نے سات سو عیسائیوں کو مسلمان بنا لیا ہے۔ اور ان کے واسطے شکاگو میں مسجد اور مشن ہوس قائم کر دیا ہے۔ مسجد کے اوپر ایشیائی گنبد ہے۔ ان کی عبادت کا دن جمعہ ہے۔ اور ان کا سال قمری ہے۔ وہ تثلیث کے منکر اور مسیح کو نبی انسان مانتے ہو [illegible] قرآن شریف اور

سُنّت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ان کا قانون ہے سلسلہ احمدیہ جس کے بانی ہندوستان کے نبی احمدؑ گذرے ہیں۔ اہل اسلام کی طرف سے مشنری کا کام کر رہا ہے۔

ولیم سن میں تبلیغ

آشلینڈ سے عاجز ولیم سن آیا۔ جو اس کے قریب ہی ایک اور شہر ہے اس شہر کی آبادی چھ ہزار ہے۔ پہاڑی علاقہ ہے۔ بازار اور گلیاں تنگ ہیں۔ یہاں زیادہ تر وہ لوگ رہتے ہیں۔ جو کوئلہ کی کانوں میں کام کرتے ہیں۔ اس گرد و نواح میں کوئلہ کی پچاس کانیں ہیں۔ اور چالیس ملین روپیہ کا کوئلہ ہر سال نکلتا ہے۔ یہ تمام کانیں رعیت کی ہیں سرکار کا دخل نہیں۔ مختلف لوگوں کی زمینیں ہیں۔ جس کی زمین میں کان نکلے۔ وہی اس کا مالک ہوتا ہے۔ کمپنی مالک سے ٹھیکہ لیکر کھدائی کرتی اور کوئلہ نکالتی ہے۔ کوئلہ کی بھری ہوئی گاڑیاں روزانہ ملک کو ہر طرف جاتی ہیں۔ بڑے بڑے مضبوط اور طاقتور انجن ان گاڑیوں کو کھینچنے کے واسطے بنائے جاتے ہیں۔ ایک ایک انجن قریباً نوّے چھکڑے کوئلہ سے بھرے ہوئے کھینچ کر لیجاتا ہے چھکڑے ہندوستانی چھکڑوں کی نسبت لمبے اور گہرے ہوتے ہیں پورا ٹرین ایک میل لمبا ہوتا ہے۔ کان میں کام کرنیوالا ایک مزدور کم از کم بیس روپیہ روزانہ اور زیادہ سے زیادہ چالیس روپیہ روزانہ کما لیتا ہے۔ اس ملک میں دستی محنت کی مزدوری کچھ عیب نہیں سمجھا جاتا۔ اچھے اچھے امراء کے لڑکے اور لڑکیاں چھوٹی عمر میں کسی دوکان کے شیشے صاف کرنے پر یا جھاڑو دینے پر یا بازار سے سودا لانے پر یا سیڑھیاں دھو دینے پر ایک دو گھنٹہ روزانہ کی نوکری اختیار کر لیتے ہیں اور اپنی کمائی پر فخر کرتے ہیں۔

اس شہر کے روزانہ اخبار نے ۱۰ر جولائی کو عاجز کے یہاں پہنچنے کی خبر بہت تعریف کے الفاظ میں تمام شہر کو پہنچائی جس سے خوب شہرت ہو گئی۔ اور تبلیغ کا اچھا موقعہ ملا۔ تین لیڈیاں مسلمان ہوئیں۔ اور بہت سے لوگ قریب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ
۱۰ر جولائی ۱۹۲۳ء - از امریکہ

راجورا میں شدھی رُک گئی

مولوی عبدالخالق صاحب مبلغ نواری اپنی تازہ رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں کے دیہات میں آریوں کا ازحد زور ہے۔ موضع راجورا جو یہاں سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں آریہ مقیم ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ مبلغ ۵۰۰ روپیہ خرچ کرنے کا انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ لوگ شدھ ہونے کو تیار تھے۔ مگر ہمارے جانے سے رُک گئے۔ چنانچہ پرسوں جناب انسپکٹر مولوی غلام محمد صاحب خاکسار اور مولوی محمد حسین صاحب قادیانی گئے۔ اور لوگوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ جس میں خدا کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی۔ اس دن ہم لوگوں نے ۲۲ میل سفر ایک دن میں کیا۔

شدھی والوں سے کھان پان کرنے پر برادری سے اخراج

منشی محمد خان صاحب لکھتے ہیں کہ سکندرپور ضلع فرخ آباد کے ہندو یہ تجویز کر رہے ہیں کہ جن ہندوؤں نے سنگھاپور میں میاں جان کی شدھی پر پانی وغیرہ پیا۔ ان کے ساتھ کھان پان نہ کیا جائے۔ باہر سے ان لوگوں کو خط آ رہے ہیں۔ کہ اگر تم نے ان لوگوں سے کھان پان کیا تو ہماری برادری سے علیحدہ ہو جاؤ گے۔ اب سُنا جاتا ہے کہ بہت سے برہمن گیا کی طرف پاک ہونے کو جانے کے لئے تیار ہیں۔

خاکسار۔ مہر محمد خان۔ احمدیہ دارالتبلیغ آگرہ

"شدھ" اور غیر شدھ ملکانوں کی باہم حقہ نوشی

پچھلے دنوں گلگاج کے میلے پر جہاں کہ ہزاروں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ آور ضلع متھرا کے مرتد ملکانوں نے دوسرے گاؤں کے مسلمان رشتہ داروں کو جو ان کے پاس میلے کے موقعہ پر آئے تھے۔ حقہ دیا۔ آریہ اس پر بہت برہم ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے خاص آدمی بھیجکر ان سے پوچھا۔ کہ اگر واقعہ میں انہوں نے حقہ دیا ہے۔ تو ان کو دوبارہ شدھ کیا جائے۔ آریوں نے ان کو ڈانٹنا چاہا۔ اور کہا کہ مسلمانوں کو کیوں تم نے حقہ دیا۔ اس پر ایک نوجوان نے جس کا نام دھنی ہے سختی سے جواب دیا کہ تم ہوتے کون ہو۔ جو ہم کو اپنے رشتہ داروں سے۔ رشتہ داری کے تعلقات سے روکو۔ ہم بیاہی کرینگے تم اپنی شدھی کو اپنے گھر میں رکھو۔ ہم ایسے شدھ نہیں کہ اپنے بھائی بندوں کو حقہ دینا بند کر دیں۔ اس پر آریہ نادم ہو کر چلا گیا۔

خاکسار محمد ابراہیم بی۔ ایس۔ سی انسپکٹر احمدی مبلغین ضلع متھرا

اعلان متعلق اراضی ریاست کاشی پور

اراضیات کاشی پور کے جو بتاریخ ۲۸ر اگست کو اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا کہ ہمیں کچھ شکایات پہنچی ہیں اور کچھ استفسارات تھے۔ جو مختار عام صاحب اراضیات کاشی پور سے کئے گئے تھے۔ اس کے متعلق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے اپنے طور پر ان شکایات کی تحقیقات کرلی ہے۔ اور ان کے سب کاغذات کو دیکھ لیا ہے۔ جن شرائط پر انہوں نے اراضی مذکور ریاست سے حاصل کی ہے۔ اور جن شرائط پر وہ آگے احمدیوں کو بطور رعایت زمین دیتے ہیں۔ وہ بھی دیکھی ہیں۔ اور جہانتک کاغذات کا تعلق ہے ہمیں کوئی ایسی قابل اعتراض بات نظر نہیں آئی۔ زمین کی حالت کے متعلق بھی جو لوگ دیکھ رہے ہیں۔ وہ اطمینان دلاتے ہیں کہ زمین اچھی ہے لیکن چونکہ یہ ایک معاملہ کی بات ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر خواہشمند اپنے طور پر زمین لینے سے پہلے خود پوری طرح تسلی کر کے اپنا اطمینان کر لے۔ تا بعد میں شکایت پیدا ہو کر تکلیف نہ ہو۔ اگر پسند نہ ہو تو نہ لے۔ مفصل شرائط آئندہ شایع ہو جائینگی۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان دارالامان

اعلان نکاح

مسماۃ کلثوم بیگم بنت احمد حسن مرحوم لدھیانوی کا نکاح بالعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر برسید محمد یوسف صاحب احمدی عرائض نویس جمعدار پسر قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم کے ساتھ مسجد احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۴ ستمبر ۱۹۲۳ء

سکھ اور آریہ

(نمبر ۲)

گذشتہ پرچہ میں ناظرین کرام نے "ستیارتھ پرکاش" کا وہ حوالہ ملاحظہ فرمایا ہو گا۔ جس میں پنڈت دیانند صاحب نے سکھ صاحبان کو بُت پرست بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قرار دیا ہے۔ سکھوں جیسی موحد قوم پر یہ الزام کوئی معمولی الزام نہیں۔ لیکن کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ پنڈت دیانند صاحب نے تو سکھوں کو بُت پرست قرار دینے میں اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لیکن ان کے چیلے جناب شردھانند صاحب اور دوسرے آریہ پنڈت مدن موہن مالوی کے ساتھ ملکر سکھوں کے اپنے گوردواروں سے بُتوں کو نکال دینے پر نہ صرف غم وغصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ بتوں کو گوردواروں میں ضرور رکھا جائے۔ چنانچہ بنارس میں ہندوؤں کی جو سبھا حال میں ہوئی ہے۔ اور جس کے منعقد کرنے میں سناتنی ہندوؤں کی نسبت ویاندی ہندوؤں نے زیادہ سعی اور کوشش کی ہے۔ اس میں ایک تجویز یہ بھی پاس کی گئی ہے کہ:۔

"اکالیوں نے ترن تارن اور امرتسر کے مندروں سے جو ہندو مورتیاں (بُت) ہٹائی ہیں۔ اس پر گہرے غم وافسوس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور گوردوارہ پربندھک کمیٹی سے برادرانہ طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان مورتیوں کو کھلا کر دے۔ یہ پرستاؤ (تجویز) بالاتفاق رائے پاس ہوا"

(ملاپ - ۲۲ اگست)

یہ ریزولیوشن مالوی صاحب نے پیش کیا۔ اور اگرچہ تائید کرنے والوں کے نام نہیں لکھے گئے لیکن اتفاق رائے سے پاس ہونے کا صاف مطلب یہ ہے کہ جناب شردھانند اور دیگر آریہ بھی اس کی تائید میں تھے۔ اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ سکھ صاحبان اپنے گوردواروں میں بُت رکھیں۔ کیا سکھ اس کے لئے تیار ہونگے۔ یہ آئندہ حالات بتا دینگے۔ لیکن آریوں سے ہم یہ دریافت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب بانی آریہ سماج نے بُت پرستی اور دیوی دیوتاؤں کے خلاف ستیارتھ پرکاش کے صفحے کے صفحے سیاہ کر ڈالے ہیں۔ اور اسی جوش میں سکھوں کو بھی گرنتھ صاحب کی تعظیم کرنے کی وجہ سے بُت پرست قرار دیدیا ہے تو اب کس منہ سے وہ ہندوؤں کے ساتھ ملکر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ سکھ صاحبان اپنے گوردواروں میں دیوی دیوتاؤں کے بُت رکھیں۔ آریوں کو تو چاہیئے تھا کہ سکھوں سے یہ درخواست کرتے کہ اگر کسی اور گوردوارہ میں بھی مورتیاں ہوں۔ تو ان کو وہاں سے نکال دیا جائے۔ نہ کہ نکالی ہوئی مورتیوں کو دوبارہ رکھنے کی خواہش کی جائے۔ آریوں کا فرض ہونا چاہیئے تھا کہ اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتے اور اسے ہرگز پاس نہ ہونے دیتے۔ کیونکہ اس سے ان کے "رشی" کے تمام کئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے۔ انہیں تو چاہیئے تھا کہ ستیارتھ پرکاش کے گیارہویں باب سے بُت پرستی کے خلاف حسب ذیل دلائل پیش کرتے۔

"(۱) اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کرکے (لوگ) مفلس ہوتے ہیں۔ اور اس میں کاہلی ہوتی ہے۔

(۲) عورت مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے ناکاری لڑائی۔ بکھیڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

(۳) اسی کو دھرم۔ ارتھ۔ کام اور مکتی کا ذریعہ مان کر سُست ہو کر انسانی جامہ رائگاں کھوتے ہیں۔

(۴) مختلف قسم کے مخالف۔ شکلوں۔ ناموں اور حالات والے بُتوں کے پوجاریوں کا ایک عقیدہ نہ رکھتے اور ایک دوسرے کے خلاف عقیدے رکھتے ہوئے باہمی نفاق بڑھانے سے ملک کی بربادی کرتے ہیں۔

(۵) اسی کے بھروسے دشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی ہار ہو کر سلطنت آزادی اور دولت کا آرام ان کے دشمنوں کے قبضہ میں ہو جاتا ہے۔ اور آپ محتاج بالغیر بھٹیارے کے ٹٹو اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں۔

(۶) جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشستگاہ یا نام پر پتھر دھریں۔ تو جیسے وہ اس پر خفا ہو کر مارتا یا گالی دیتا ہے۔ ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہیں۔ ان بے عقلوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے۔

(۷) وہم میں پڑ کر مندر بمندر ملک بملک پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم دنیا اور عاقبت برباد کرتے۔ چور وغیرہ سے عذاب پاتے (اور ٹھگوں) سے لٹتے رہتے ہیں۔

(۸) بدچلن پوجاریوں (مجاوروں) کو دولت دیتے ہیں۔ وے اس دولت کو بیسوا زناکاری شراب گوشت کھانے کے۔ لڑائی بکھیڑوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جس سے دینے والے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے۔

(۹) ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگوں کی بے عزتی کر پتھر وغیرہ بتوں کی عزت کرکے محسن کش ہو جاتے ہیں۔

(۱۰) ان بتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چرا لے جاتا ہے۔ تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں۔

(۱۱) پوجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہو کر خاوند اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔

(۱۲) سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کے فرائض پوری طرح ادا نہ ہونے سے باہم مخالفت ہو کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

(۱۳) بے جان کا دھیان کرنے والے کی روح بھی کند ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دھیان کی گئی چیز کی جڑتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۴ ستمبر ۱۹۲۳ء

سکھ اور آریہ

(نمبر ۲)

گذشتہ پرچہ میں ناظرین کرام نے "ستیارتھ پرکاش" کا وہ حوالہ ملاحظہ فرمایا ہوگا جس میں پنڈت دیانند صاحب نے سکھ صاحبان کو بت پرست بلکہ ان سے بھی بڑھ کر قرار دیا ہے۔ سکھوں جیسی موحد قوم پر یہ الزام کوئی معمولی الزام نہیں۔ لیکن کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ پنڈت دیانند صاحب نے تو سکھوں کو بت پرست قرار دینے میں اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لیکن ان کے چیلے جناب شردھانند صاحب اور دوسرے آریہ پنڈت مدن موہن مالوی کے ساتھ بلکہ سکھوں کے اپنے گوردواروں سے بتوں کو نکال دینے پر نہ صرف غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ بتوں کو گوردواروں میں ضرور رکھا جائے۔ چنانچہ بنارس میں ہندوؤں کی جو مہا سبھا حال میں ہوئی ہے۔ اور جس کے منعقد کرنے میں سناتنی ہندوؤں کی نسبت دیانندی ہندوؤں نے زیادہ سعی اور کوشش کی ہے۔ اس میں ایک تجویز یہ بھی پاس کی گئی ہے کہ:۔

"اکالیوں نے ترن تارن اور امرتسر کے مندروں سے جو ہندو مورتیاں (بت) ہٹائی ہیں۔ اس پر گہرے غم و افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور گوردوارہ پربندھک کمیٹی سے برادرانہ طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان مورتیوں کو بحال کر دے۔ یہ پرستاؤ (تجویز) بالاتفاق رائے پاس ہوا"

(ملاپ ۲۰ اگست)

یہ ریزولیوشن مالوی صاحب نے پیش کیا۔ اور اگرچہ تائید کرنے والوں کے نام نہیں لکھے گئے لیکن اتفاق رائے سے پاس ہونے کا صاف مطلب یہ ہے کہ جناب شردھانند اور دیگر آریہ بھی اس کی تائید میں تھے۔ اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ سکھ صاحبان اپنے گوردواروں میں بت رکھیں۔ کیا سکھ اس کے لئے تیار ہونگے۔ یہ آئندہ حالات بتا دینگے۔ لیکن آریوں سے ہم یہ دریافت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب بانی آریہ سماج نے بت پرستی اور دیوی دیوتاؤں کے خلاف ستیارتھ پرکاش کے صفحے کے صفحے سیاہ کر ڈالے ہیں۔ اور اسی جوش میں سکھوں کو بھی گرنتھ صاحب کی تعظیم کرنے کی وجہ سے بت پرست قرار دیدیا ہے تو اب کس منہ سے وہ ہندوؤں کے ساتھ ملکر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ سکھ صاحبان اپنے گوردواروں میں ضرور ہی دیوتاؤں کے بت رکھیں۔ آریوں کو تو چاہیئے تھا کہ سکھوں سے یہ درخواست کرتے کہ اگر کسی اور گوردوارہ میں بھی مورتیاں ہوں۔ تو ان کو وہاں سے نکال دیا جائے۔ نہ کہ نکالی ہوئی مورتیوں کو دوبارہ رکھے جانے کی خواہش کی جائے۔ آریوں کا فرض ہونا چاہیئے تھا کہ اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتے اور اسے ہرگز پاس نہ ہونے دیتے۔ کیونکہ اس سے ان کے رشی کے تمام کئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے۔ انہیں تو چاہیئے تھا کہ ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں باب سے بت پرستی کے خلاف حسب ذیل دلائل پیش کرتے۔

(۱) اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کرکے لوگ مفلس ہوتے ہیں۔ اور اس میں [illegible] ہوتی ہے۔

(۲) عورت مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے ناکاری، لڑائی، بکھیڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

(۳) اسی کو دھرم، ارتھ، کام اور مکتی کا ذریعہ مان کر سست ہو کر انسانی جامہ رائگاں کھوتے ہیں۔

(۴) مختلف قسم کے مخالف شکلوں، ناموں اور حالات والے بتوں کے پوجاریوں کا ایک عقیدہ نہ رکھنے اور ایک دوسرے کے خلاف عقیدے رکھتے ہوئے باہمی نفاق بڑھانے سے ملک کی بربادی کرتے ہیں۔

(۵) اسی کے بھروسے دشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی ہار ہو کر سلطنت آزادی اور دولت آرام ان کے دشمنوں کے قبضہ میں ہو جاتا ہے۔ اور آپ محتاج ہو کر بھٹیارے کے ٹٹو اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں۔

(۶) جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشستگاہ یا نام پر پتھر دھریں۔ تو جیسے وہ اس پر خفا ہو کر مارتا یا گالی دیتا ہے۔ ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہیں۔ ان بے عقلوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے۔

(۷) وہم میں پڑ کر مندر بمندر ملک بملک پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم دنیا اور عاقبت برباد کرتے۔ چور [illegible] سے ملتے رہتے ہیں۔

(۸) بدچلن پوجاریوں (مجاوروں) کو دولت دیتے ہیں۔ وہ اس دولت کو بیسوا (زناکاری) شراب گوشت کھانے میں۔ لڑائی بکھیڑوں میں خرچ کرتے ہیں جس سے دینے والے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے۔

(۹) ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم [illegible] کی بے عزتی کر کے پتھر وغیرہ بتوں کی عزت کر کے محسن کش ہو جاتے ہیں۔

(۱۰) ان بتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چور لے جاتا ہے تب ہائے ہائے کر کے روتے رہتے ہیں۔

(۱۱) پوجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہو کر خاوند اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔

(۱۲) سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کے فرائض پوری طرح ادا نہ ہونے سے باہم مخالفت ہو کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

(۱۳) بے جان کا دھیان کرنے والے کی روح بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دھیان کی گئی چیز کی جڑپن کا

خاصہ انتہہ کرن کے ذریعے روح میں ضرور آتا ہے ؎

(۱۴) پرمیشور نے خوشبو دار پھول وغیرہ اشیا ہوا پانی کی بدبُو دور کرنے اور صحت کے لئے بنائے ہیں۔ ان کو پوجاری جی توڑ کر یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان پھولوں کی کتنے دن تک خوشبو آکاش میں پھیل کر ہوا۔ پانی کی صفائی (کرتی) اور پوری خوشبو کے وقت تک ان میں رہتی۔ اس کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں پھول وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل سڑ کر الٹی بدبو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھانے کے لئے پھول وغیرہ خوشبو دار اشیا بنائی ہیں ؎

(۱۵) پتھر پر چڑھے ہوئے پھول۔ صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں۔ اس سے اتنی بدبو آکاش میں پھیلتی ہے۔ کہ جتنی انسان کے بول براز کی۔ اور ہزاروں جاندار اس میں پڑتے ایسی میں مرتے سڑتے ہیں ؎

بُت پرستی کے کرنے سے ایسے ایسے کئی عیب واقع ہوتے ہیں۔ اس لئے پتھر وغیرہ کی بُت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اور جنہوں نے پتھر کے بُت کی پرستش کی ہے۔ کرتے ہیں اور کرینگے۔ وے مذکورہ بالا عیبوں سے نہ بچے نہ بچتے ہیں اور نہ بچیں گے "

یہ خرابیاں اور نقائص پیش کر کے آریہ سناتنی ہندوؤں کو نہ صرف سکھوں سے بتوں کو گوردواروں میں رکھنے کی درخواست کرنے سے باز رکھتے۔ بلکہ انہیں کہتے کہ کاشی میں جتنے دیوی دیوتاؤں کے بُت ہیں۔ ان سب کو بھی نکال کر گنگا مائی کے حوالہ کر دو۔ کیا پنڈت دیانند صاحب نے بت پرستی کی یہ خرابیاں اس لئے لکھی تھیں کہ ستیارتھ پرکاش کے صفحات کی زینت بنکر بند کی بند پڑی رہیں۔ اگر نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو بتانے اور سمجھانے کے لئے لکھی تھیں۔ جو بُتوں کو پوجتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ بنارس میں جو بُت پرستی کا گڑھ ہے اور جہاں بے شمار بُت صبح و شام پوجے جاتے ہیں۔ ہزاروں آریوں نے بیٹھ کر ایک لفظ بھی بُت پرستی کے خلاف نہیں کہا۔ بلکہ بُت پرستی کے قیام کا ریزولیوشن پاس ہونے دیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ پنڈت دیانند صاحب جنھوں نے سکھوں پر بُت پرستی کا جھوٹا الزام لگایا تھا۔ خود ان کے چیلے بت پرستی کے گڑھے میں گر رہے ہیں ؎

ہاں اگر آریوں میں آباؤ اجداد کے اثرات کی وجہ سے دیوی دیوتاؤں کی پرستش کا خیال پھر عود کر آیا ہے۔ اور پنڈت دیانند صاحب نے بُت پرستی کے خلاف جو کچھ لکھا ہے۔ اُسے طاق نسیان میں رکھ دینا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے مندروں میں دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں اور شولنگ وغیرہ رکھ کر ان کی پرستش کریں۔ اور ستیارتھ پرکاش کے ان صفحات کو نذر آتش کر دیں۔ جن میں بت پرستی کی مذمت کی گئی ہے۔ نہ کہ وہ قوم جو بُت پرستی کو لعنت سمجھتی ہے اس سے مطالبہ کریں کہ اپنے گوردواروں میں بتوں کو جگہ دے ؎

ہمیں اُمید نہیں کہ سکھ ہندوؤں کے اس سراسر ناجائز مطالبہ کو پورا کریں۔ لیکن اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آریہ اور ہندو سکھوں سے دوستی اور مصالحت کی جس کا ابھی صرف نام ہی نام ہے۔ کیسی کڑی قیمت وصول کرنا چاہتے ہیں ؎

عُلماء کی افسوسناک حالت

کیا ہی دردناک ہے یہ زمانہ جس میں ہر طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پوری ہونے کے ثبوت مل رہے ہیں کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ ہندوستان میں علماء کہلانیوالوں کی جو حالت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ علماء ہی کی بد عملیوں بے اعتقادیوں اور اسلامی احکام سے لاپرواہیوں کا نتیجہ ہے کہ مسلمان کہلانیوالے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں مرتد ہو رہے ہیں۔ اگر علما احکام اسلام پر چلتے۔ اسلامی تعلیم کا نمونہ ہوتے اور اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے تو ملکانوں کی یہ حالت کیوں ہوتی۔ وہ کیوں کورے کے کورے رہتے۔ علماء کہلانیوالوں کی اسلام سے غفلت اور لاپرواہی ہندوستان تک ہی محدود نہیں دیگر ممالک میں بھی یہی حالت ہے۔ چنانچہ مصطفےٰ کمال پاشا نے حال میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ملت اسلام میں ایسے علماء بھی موجود ہیں جو حقیقت سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔ جو دینی لباس رکھنے کے باوجود اپنے فرائض سے بے خبر ہیں۔" (زمیندار ۱۳۔ اگست)

کیا جب ہر جگہ علماء کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ تو ضرورت نہیں کہ خدا تعالیٰ کسی مامور کے ذریعہ امت رسُول کی دینی اور رُوحانی حفاظت کا انتظام کرے۔ اس سے بڑھکر نازک وقت اسلام پر اور کوئی نہیں آسکتا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں کو اس کا احساس نہیں ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے حقیقی اسلام نہ حاصل کریں ؎

آریہ سناتنی ہندوؤں کو نقصان پہنچانے کے درپے

گو آریہ اگرچہ آجکل ہندو بنے ہوئے ہیں اور سناتنی عقائد کے خلاف ایک لفظ مُنہ سے نکالنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ فی الواقع سناتنی بن گئے ہیں یا سناتن دھرمیوں کو نقصان پہنچانے سے باز آگئے ہیں۔ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ سناتن دھرمیوں کی آگرہ میں جو بنیہ سنسکار سمتی ہے اسے مٹانے کے لئے سر توڑ کوشش کی جا رہی ہیں۔ در پردہ اور خفیہ ریشہ دوانیوں کے علاوہ آریہ اخبارات نے کسی پنڈت الکھ دھاری کا بالکل جھوٹا اور فرضی مضمون سمتی کے خلاف شائع کیا۔ جسمیں سکرٹری سمتی کے چال چلن اور دیانتداری کے متعلق سخت الزام لگائے گئے تھے۔ اور تیج (۱۲ اگست) نے اسی پر بس نہ کی بلکہ اپنے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں الکھ دھاری کے الزامات کو نہایت نیک نیتی سے لگائے ہوئے بتایا۔ اور سکرٹری کو موقوف کر دینے کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ الکھ دھاری کا سارے کا سارا بیان فرضی تھا۔ جس کی خود تیج (۱۸ اگست) کو تردید کرنی پڑی۔ اس سے ظاہر ہے کہ آریہ سناتنیوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اور انکی ہر وقت یہی خواہش رہتی ہے کہ سناتن دھرمیوں کے کام کرنیوالے آدمیوں کو خواہ مخواہ بدنام

[illegible] انتہ کرن کے ذریعے روح میں ضرور آتا ہے ۔

(۱۴) پرمیشور نے خوشبودار پھول وغیرہ اشیا ہوا پانی کی بدبو دور کرنے اور صحت کے لئے بنائے ہیں۔ ان کو بے جا طور پر توڑ کر یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان پھولوں کی کتنے دن تک خوشبو آکاش میں پھیل کر ہوا پانی کی صفائی کرتی) اور پوری خوشبو کے وقت تک ان میں رہتی۔ اس کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں پھول وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل سڑ کر الٹی بدبو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھانے کے لئے پھول وغیرہ خوشبودار اشیا رچائی ہیں ۔

(۱۵) پتھر پر چڑھے ہوئے پھول۔ صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں۔ اس سے اتنی بدبو آکاش میں پھیلتی ہے۔ کہ جتنی انسان کے بول براز کی۔ اور ہزاروں جانور اس میں پڑتے اسی میں مرتے سڑتے ہیں ۔

بت پرستی کے کرنے سے ایسے ایسے کئی عیب واقع ہوتے ہیں۔ اس لئے پتھر وغیرہ کی بت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اور جنھوں نے پتھر کے بت کی پرستش کی ہے۔ کرتے ہیں اور کرینگے وے مذکورہ بالا عیبوں سے نہ بچے نہ بچ سکتے ہیں اور نہ بچیں گے ۔

یہ خرابیاں اور نقائص پیش کر کے اگر [illegible] بتوں کو گور دوار[illegible] ہندوؤں کو نہ صرف [illegible] سنا کرنے سے باز رکھتے بلکہ انہیں [illegible] کاشی میں جتنے دیوی دیوتاؤں کے بت ہیں۔ ان سب کو بھی نکالکر گنگا مائی کے حوالہ کر دو۔ کیا پنڈت دیانند صاحب نے بت پرستی کی یہ خرابیاں اس لئے لکھی تھیں کہ ستیارتھ پرکاش کے صفحات کی زینت بنکر بند پڑی رہیں۔ اگر نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو جتانے سمجھانے کے لئے لکھی تھیں۔ جو بتوں کو پوجتے ہیں۔ تو یاد رہے کہ بنارس میں جو بت پرستی کا گڑھ ہے ہزاروں بے شمار بت صبح و شام پوجے جاتے ہیں۔ اور آریوں نے بجز ایک لفظ [illegible] بت پرستی کے خلاف نہیں کہا۔ بلکہ بت پرستی کے قیام کا

ریزولیوشن پاس ہونے دیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ پنڈت دیانند صاحب جنھوں نے سکھوں پر بت پرستی کا جھوٹا الزام لگایا تھا۔ خود ان کے چیلے بت پرستی کے گڑھے میں گر رہے ہیں ۔

ہاں اگر آریوں میں آبا و اجداد کے اثرات کی وجہ سے دیوی دیوتاؤں کی پرستش کا خیال پھر عود کر آیا ہے۔ اور پنڈت دیانند صاحب نے بت پرستی کے خلاف جو کچھ لکھا ہے اسے طاق نسیان میں رکھ دینا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے مندروں میں دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں اور شولنگ وغیرہ رکھ کر ان کی پرستش کریں۔ اور ستیارتھ پرکاش کے ان صفحات کو نذر آتش کر دیں۔ جن میں بت پرستی کی مذمت کی گئی ہے۔ نہ کہ وہ قوم جو بت پرستی کو لعنت سمجھتی ہے اس سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنے گوردواروں میں بتوں کو جگہ دے ۔

میں [illegible] کہ سکھ ہندوؤں کے اس سراسر ناجائز مطالبہ کو پورا کریں۔ لیکن اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آریہ اور ہندو سکھوں سے دوستی اور مصالحت کی جس کا ابھی صرف نام ہی نام ہے۔ کیسی کیسی قیمت وصول کرنا چاہتے ہیں ۔

علماء کی افسوسناک حالت

کیا ہی دردناک ہے یہ زمانہ جس میں ہر طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پوری ہونے کے ثبوت مل رہے ہیں کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ ہندوستان میں علماء کہلانیوالوں کی جو حالت ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ علماء ہی کی بدعملیوں بے اعتقادیوں اور اسلامی احکام سے لاپرواہیوں کا نتیجہ ہے کہ مسلمان کہلانیوالے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں مرتد ہو رہے ہیں۔ اگر علماء احکام اسلام پر چلتے۔ اسلامی تعلیم کا نمونہ ہوتے اور اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے تو ملکانوں کی یہ حالت کیوں ہوتی۔ وہ کیوں کورے کے کورے رہتے۔ علماء کہلانیوالوں کی اسلام سے غفلت اور لاپرواہی ہندوستان تک ہی محدود نہیں دیگر ممالک میں بھی یہی حالت ہے۔ چنانچہ مصطفےٰ کمال پاشا نے حال میں ایک تقریر کرتے ہوئے فرمایا :-

" ملت اسلام میں ایسے علماء بھی موجود ہیں جو حقیقت سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ جو دینی لباس رکھنے کے باوجود اپنے فرائض سے بےخبر ہیں " (زمیندار ۱۳ اگست)

کیا جب ہر جگہ علماء کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ تو ضرورت نہیں کہ خدا تعالیٰ کسی مامور کے ذریعہ امت رسول کی دینی اور روحانی حفاظت کا انتظام کرے۔ اس سے بڑھکر نازک وقت اسلام پر اور کوئی نہیں آسکتا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں کو اس کا احساس نہیں ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے حقیقی اسلام نہ حاصل کریں ۔

آریہ سناتنی ہندوؤں کو نقصان پہنچانے کے درپے

آریہ اگرچہ آجکل ہندو بنے ہوئے ہیں اور سناتنی خیالات کے متعلق کوئی لفظ منہ سے نکالنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ پورے سناتنی بن گئے ہیں یا سناتن دہرمیوں کو نقصان پہنچانے سے باز آگئے ہیں۔ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ سناتن دہرمیوں کی اگرہ میں جو [illegible] سنسکار سبھا ہے اسے مٹانے کے لئے سر توڑ کوشش کی جا رہی ہے۔ در پردہ اور خفیہ ریشہ دوانیوں کے علاوہ آریہ اخبارات نے کسی رام الکھ دہاری کا بالکل جھوٹا اور فرضی مضمون سبھا کے خلاف شائع کیا۔ جس میں سکرٹری سبھا کے چال چلن اور دیانتداری کے متعلق سخت الزام لگائے گئے تھے۔ اور تیج (۱۶ اگست) نے اسی پر بس نہ کی بلکہ اپنے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں الکھ دہاری کے الزامات کو نہایت نیک نیتی سے لگائے ہوئے بتایا۔ اور سکرٹری کو موقوف کر دینے کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ الکھ دہاری کا سارے کا سارا بیان فرضی تھا۔ جس کی خود تیج (۱۸ اگست) کو تردید کرنی پڑی۔ اس سے ظاہر ہے کہ آریہ سناتنیوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اور انکی ہر وقت یہی خواہش رہتی ہے کہ سناتن دہرمیوں کے کام کر چکا لے آچھوتوں کو خواہ مخواہ بدنام [illegible]

عجائبات امریکہ

(نوشتہ مولوی محمد دین صاحب بی - اے مبلغ اسلام شکاگو۔)

گرجوں کے ساتھ دل بہلانے کے سامان

امریکہ کے گرجوں کے ساتھ دل بہلانے کے سامان پادریوں کو مہیا کرنے پڑے ہیں۔ مثلاً جوا گھر۔ شراب گھر۔ تاش گھر۔ شطرنج وغیرہ تاکہ لوگ خشک جگہ سمجھ کر دور نہ رہیں۔ اور اب گرجوں کی رونق انہی پر آجا کر رہ گئی ہے۔ اب یہاں تجویز ہو رہی ہے کہ نوجوان مرد و عورت جو غیر مناسب جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کے بعض دفعہ بُرے بد نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ کیوں نہ گرجے اس امر کے لئے کھول دئے جائیں اور ایسے مرد و عورتوں کے لئے مناسب سہولتیں انہی گرجوں میں مہیا کی جاویں۔ تاکہ وہ غیر موزوں اور مضرت دہ اثرات سے بچ سکیں۔ بیشک اس پاک جذبہ کا اظہار پاک جگہ کے لئے ہی موزوں ہے۔ لیکن کیا اناجیل بھی اس کی اجازت دیتی ہیں۔ اور یسوع مسیح اسے پسند کرتے ہیں۔

اخباروں میں یہ مضمون "Love Parlor in Churches urged to Save girls." مذکورہ بالا سرخی کے ماتحت بڑے زور شور سے لکھا جا رہا ہے۔

لمبی عمر اب بعض ڈاکٹروں کی یہ رائے ہوئی ہے کہ انسان تھوڑی سی احتیاط سے ۱۴۰ برس کی عمر تک زندہ رہ سکتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے جنہوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ بعض آدمی اس سے بھی لمبی عمر تک جیتے رہے ہیں۔ ہنگری میں ایک شخص تھا۔ جو ۱۸۵ برس کی عمر میں فوت ہوا۔ دو اور شخص تھے جو ۱۷۰ برس کی عمر پاکر فوت ہوئے پانچ ۱۲۰ برس کی عمر تک جیئے۔ اور پچاس آدمی تاریخاً ثابت ہیں۔ جو ۱۵۰ برس کی عمر تک پہونچے مگر یہ سب بائبل والی فہرست والے نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کا میڈیکل سائنس سے تعلق ہے۔ اور حکما کی نظر میں وہ آچکے ہیں۔ چنانچہ اب ان حکما کی رائے ہوئی ہے کہ انسان کی عمر کم کرنے میں بائبل کا بہت حد تک دخل ہے۔ جس نے ستر سال انسان کی عمر مقرر کر دی ہے۔ اس عمر پر پہونچکر انسان کو جینے کا نہیں۔ بلکہ مرنے کا خیال پیدا ہونے لگتا ہے اور خیال کے اثر کے ماتحت وہ بہت جلد مر جاتا ہے اگر یہ خیال ذہن نشین نہ کر دیا جاتا۔ تو مرنے کا خیال انسان کے دل میں کبھی جاگزیں نہ ہوتا۔ بلکہ وہ جیتے رہنے کا خیال کرتا۔ اور اس کے لئے سامان سوچتا۔

زار کا قتل یہاں اخبارات میں یہ شائع ہوا ہے کہ ابتدا میں سوویٹ کا خیال زار کو قتل کرنے کا نہ تھا لیکن جبکہ زار کے بعض دوستوں نے اس کے چھڑانے کے لئے اور اہل سوویٹ کے تباہ کرنے کی کوشش کی۔ اور زار بیٹے نے اس میں خاصہ حصہ لینا شروع کر دیا۔ تو اس وقت زار اور اس کے خاندان کے قتل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ خبر بھی اخبارات میں گشت لگا رہی ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ اور شاہ حجاز کے درمیان ایک معاہدہ ہوگیا ہے۔ جس کی رو سے فلسطین اور بیت المقدس بھی عرب کے حلقہ میں تسلیم کر لئے گئے ہیں ٭

صلیب دینا لندن کے دار العوام میں نائب وزیر جنگ سے درخواست کی گئی۔ کہ "صلیب دینا" بالکل موقوف ہو جانا چاہیئے۔ یہ ایک سزا ہے جو اس سپاہی کو دی جاتی ہے۔ جس سے خفیف سے خفیف عملی کوتاہی بھی اپنے فرائض منصبی میں سرزد ہو۔ مثلاً اپنے اوزار کا صاف نہ کرنا۔ بوٹ کا صاف نہ کرنا سزا یہ ہوتی ہے کہ دو گھنٹے کیلئے اس کو کسی چھکڑے سے باندھ دیا جاتا ہے۔ اور آنے جانا اس سے پوچھتا ہے۔ کہ کیوں بھئی کیا معاملہ ہے لوگ ہنسی اڑاتے اور تمسخر کیا کرتے ہیں۔ ۲۰ دن تک یہ سزا دی جاتی ہے۔ جب اس سزا کی منسوخی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو تعجب ہے کہ ان عیسائی قوموں کو یہ سمجھ کیوں نہیں آتی۔ کہ خدا جو ان سے بڑھکر رحیم ہے وہ کیوں ایک معمولی سہو پر تمام بنی نوع کو گرفت کرنے لگا۔ اور مجبوراً اس کو اپنا بیٹا صلیب دینا پڑا۔ تاکہ یہ صلیب کا نشان ہمیشہ کے لئے اس مذہب کی یادگار بن جائے۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ یہ "صلیب" بھی ٹوٹے اور ان شاء اللہ ٹوٹ رہی ہے۔

لحم الخنزیر سے نقصان یہاں کے ایک خاندان نے ایک سور بڑی احتیاط سے پالا۔ کرسمس کے موقع پر تمام خاندان کی ضیافت پر ۴۰ آدمی نے اس کا گوشت کھایا ۳۵ کو Trichinosis ہوگیا۔ ایک ان میں سے مر گیا۔ اور باقی سخت بیمار رہے یہ بخار صرف سور کے گوشت کھانے سے ہوتا ہے اور اس بخار کا کیڑا جو اسی گوشت میں ہوتا ہے ایسا سخت جان ہوتا ہے کہ بعض ڈاکٹروں کے نزدیک تو جب تک گوشت کوئلہ نہ ہو جائے اس وقت تک احتمال رہتا ہے۔ کہ وہ زندہ ہے۔ کیونکہ وہ ہڈی کے ساتھ کے گوشت میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور اکثر ڈاکٹروں کے نزدیک جب تک ۳ گھنٹہ اس کو نہ ابالا جائے وہ کیڑا فنا نہیں ہوتا۔

سورج بنسی اور چندر بنسی سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان کی بنیاد یہاں شروع ہو چلی ہے۔ یہاں کے لوگوں کو بھی بعض دفعہ عجیب خیالات سوجھتے ہیں یہاں ایک مشہور شاعر ہیں۔ ان کی لڑکی کو سورج سے شادی کا خیال آیا۔ چار دن متواتر وہ سورج کا انتظار کرتی رہی۔ کہ بالکل آسمان صاف ہو۔ اور سورج اپنی پوری آب و تاب سے نکلے اور اس میں اور سورج میں وہ روحی کشش و مناسبت پیدا ہو۔ جو ہم جنسوں میں ہونی چاہیئے۔ آخر کار چار دن اور چار راتوں کے بعد اس کی مراد بر آئی اور بقول اس کے اس کی روح نے محسوس کیا کہ

سورج کی روح کا اسپر پرتو پڑ گیا ہے ۔ اسپر اس نے اپنی شادی باقاعدہ رچائی ۔ اس شادی کے بعد اس کا ارادہ چاند سے شادی کا ہے ۔ کوئی اور چاند نہ چڑھا دے ۔ کسی نے اس سے کہا کہ چاند سے اگر اس نے شادی کی ۔ تو وہ تعدد ازدواج کی مرتکب ہوگی ۔ جو کہ ملک امریکہ میں جرم ہے ۔ اس کا جواب اس نے کچھ نہیں دیا ۔ اُمید ہے کہ شادی کے بعد خود بخود جواب سوجھ جائیگا ۔

رعشہ کا علاج

وی آنا کے ایک ڈاکٹر نے رعشہ کا علاج دریافت کیا ہے ۔ بیمار کے اندر ملیریا داخل کرنے کے دو ہفتہ بعد نیوسالورسن بذریعہ پچکاری داخل کیا جاتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ ۳۰۰ میں سے ۲۹۹ بالکل تندرست ہوگئے ۔

تعدد ازدواج

یورپ امریکہ یہاں عام طور پر تعدد ازدواج کے مخالف ہیں ۔ یہاں تو اس کی خاص طور پر مخالفت کی جاتی ہے ۔ اس ملک کا قانون ہے ۔ کہ ایسا شخص جو تعدد ازدواج کا قائل ہو ۔ اس کو ملک کے اندر داخل نہ ہونے دیا جاوے ۔ لیکن عملاً سب اس کے قائل معلوم ہوتے ہیں ۔ جس کسی سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ۔ وہ عملاً تعدد ازدواج کا مصدق معلوم ہوتا ہے ۔ جب پوچھا گیا ۔ کہ کتنے فی صدی ایسے شخص ہیں ۔ جن کو تم جانتے ہو ۔ جو عملاً ایک بیوی پر قانع رہے ہوں ۔ ہاتھ کھڑا کرکے کہو ۔ یہ اس ملک میں قسم کھانے کا دستور ہے ۔ اس کا جواب مسکراہٹ یا خاموشی ہے ۔ یا بعض دفعہ صاف اقرار ۔ یہاں کے دولت مند اگر تمام نہیں ۔ تو اکثر جن کے متعلق سُننے میں آتا ہے ۔ دو دو تین تین گھر رکھتے ہیں ۔ ایک منکوحہ ۔ اور باقی سب غیر منکوحہ ۔ بلکہ بعض دفعہ سب کا سب غیر منکوحہ ۔ مگر پھر بھی زبان پر تعدد ازدواج کا لفظ جب آتا ہے ۔ تو کہتے ہیں کہ ٹھیک نہیں ۔

توہم پرستی

لوگ تعلیم یافتہ ہیں ۔ لیکن توہم پرستی کی حد ہو رہی ہے ایک عیسائی نے مجھے لکھا کہ اس کے خاوند سے کسی عورت کی دشمنی تھی ۔ اس نے اپنے موکلوں اجنات کے ذریعہ اسکو دو سو دس فٹ کی بلندی سے گرانا چاہا ۔ لیکن اسکے خاوند کے موکل غالب آگئے ۔ اور ان کو بھگا دیا ۔

نام کے عیسائی

یہاں کے اکثر لوگ عیسائیت سے بالکل ناواقف ہیں بعض تو یہاں تک بھی نہیں جانتے کہ مسیح کون تھا خداوند یسوع کا نام لے دینگے ۔ اگر پوچھو کہ کون تھا تو کہدیتے ہیں ۔ معلوم نہیں ۔ جو جانتے بھی ہیں ان کو صرف ایک جملہ آتا ہے کہ وہ یعنی خداوند یسوع مسیح نے ہمارے لئے جان دی ۔ اور بس ۔ اپنے مذہب کے متعلق واقفیت نہیں ۔ اکثر ایسے ملینگے ۔ جو ساری عمر کبھی گرجا نہیں گئے ۔ سوائے بپتسمہ کے وقت کے ۔

ایک عیسائی جرنل میں لکھا ہے کہ جنوبی امریکہ کی حالت اس سے بھی بدتر ہے ۔ وہاں بھی ملکانے قسم کے عیسائی ہیں ۔ سب پُرانی بت پرستوں کی رسومات ان میں جاری ہیں ۔ صرف نام کے عیسائی ہیں ۔ تعجب ہے کہ عیسائی مشنری مشرق میں جاتے ہیں ۔ لیکن ان کو اپنے گھر کی خبر نہیں ۔

یہاں بعض مشنری اخبارات میں اب یہاں کے مسلمانوں کے متعلق کچھ کچھ خبریں نکلنی شروع ہوئی ہیں ۔ کہتے ہیں کہ بعض کم فہم لوگ مسلمان ہو رہے ہیں ۔ ان کو معلوم نہیں ۔ کہ یہی کلمہ حضرت مسیح کے حواریوں کے متعلق آج تک لوگ استعمال کر رہے ہیں ۔ اور خود عیسائی کہتے ہیں کہ حواری کم فہم تھے اور حضرت مسیح ان کی کم فہمی کے قائل ہیں ۔

مختلف قسم کی سہولتیں

یورپ اور اس سے بڑھ کر امریکہ کے دیکھنے سے پتہ چل سکتا ہے کہ اپنی قوم اپنے ملک کی مادی اور جسمانی بہتری کے لئے کیا کچھ کر سکتی ہے ۔ جس قدر سہولتیں اور آسائشیں یہاں تعلیم اور تجارت اور سفر اور صحت جسمانی کی ہیں ۔ غالباً اس کا اندازہ ہندوستان میں بیٹھ کر لگانا مشکل ہے ۔ تعلیم اسقدر وسیع ہے کہ ہر ایک شخص اخبار پڑھ سکتا ہے ۔ اور اخبار بینی کا ہر ایک کو شوق ہے ۔ ابتدائی تعلیم مفت ہے ۔ اور ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ انسان پڑھ کر محنت مزدوری سے عار نہیں کرتا ۔ میرا ایک دوست ہے ۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے ۔ وکالت پاس ہے ۔ کچھ دنوں یہ کام بھی کرتا رہا ۔ لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے جو ابتداء میں پیش آتی ہیں ۔ اسکو وکالت چھوڑنی پڑی ۔ اب وہ ڈاک خانہ میں ملازم ہے کام اس کا گاڑی سے اپنے کندھے پر بوجھ اُتارنا اور لادنا ۔ بھاری گٹھے اپنے کندھے پر ہر روز ۹ گھنٹہ تک اُٹھاتا ہے ۔ اگر کسی نے پانڈی دیکھے ہوں تو وہ اندازہ لگا سکتا ہے ۔ لیکن اس کو بہت پھرتی سے کام کرنا پڑتا ہے تمام دن کی محنت سے چور ہو کر رات کو گھر واپس آتا ہے ۔ لیکن یہ کوئی استثنائی صورت نہیں ۔ بعض جگہ پی ایچ ڈی ۔ بھی ایسا کام کرتے ہیں ۔ تمام تعلیم یافتہ ہیں ۔ جو ایسے کام کرتے ہیں ۔ اصل میں ان لوگوں کو سکول میں ہی کام کرنا سکھایا جاتا ہے ۔ سکول کی تعلیم کے وقت کے بعد گھر میں تعلیم کا کام نہیں ہوتا ۔ ہاں باپ اپنے بچوں کو بازار میں کام کرنے بھیج دیتے ہیں ۔ کوئی دوکان میں کام کرتا ہے کوئی سوداگر کے پارسل لے جاتا ہے ۔ کوئی اخبار بیچتا ہے اس طرح وہ اپنے کپڑے کا خرچ اور زائد خرچ پیدا کرنا سکھلائے جاتے ہیں ۔ اور اسکو قطعاً کوئی عار نہیں سمجھا جاتا ۔ پھر تین ماہ کی رخصتیں گرمیوں میں ہوتی ہیں ۔ ان میں تمام طالب علم کام کرتے ہیں ۔ اور محنت مزدوری سے روپیہ کماتے ہیں ۔ صحت ان بچوں کی بہت اعلیٰ درجہ کی ۔ اعلیٰ سے اعلیٰ ہسپتال ۔ سرکاری ڈاکٹر مفت خوراک بہت اعلیٰ درجہ کی صاف اور عمدہ صفائی اور حفظان صحت کا لحاظ ۔ میرا وہ دوست جس کا ذکر میں کر چکا ہوں ۔ ایک سو تیس ڈالر ماہوار لیتا ہے ۔ چونکہ مستقل ملازم ہے ۔ اسلئے تنخواہ تھوڑی ہے ۔ اور وہ سب سے ادنیٰ درجہ میں ہے ۔ اس سے بڑھکر دوسرے ہرکاروں کی تنخواہ ہے لیکن ہمارے ہندوستان کے لحاظ سے یہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی تنخواہ سے زیادہ ہے ۔

بوڑھے سے جوان

یہاں کے ایک ڈاکٹر نے تجربہ کرکے ثابت کیا ہے کہ بوڑھے آدمی کے اندر سے بعض پُرانی غدودیں نکالکر نوجوان کی غدودیں ڈالکر پھر نوجوان بن سکتا ہے ۔ چنانچہ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ ستر سالہ بڑھیا جوان ہو سکتی ہے ۔ اور بچے جن سکتی ہے ۔ آخر حبت الا رض الذقالہا کا نظارہ پیش ہے

کورٹ شپ

ان لوگوں کے اور ایشیائی لوگوں کے اخلاقی اندازوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً یہ لوگ کورٹ شپ میں کوئی برائی نہیں دیکھتے۔ بعض ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں۔ کہ بعض کورٹ شپ کے اثناء میں شادی کا وعدہ دیتے ہوئے بہت سی معصوم لڑکیوں کی عصمت دری کے مرتکب ہوئے۔ اور پھر وہ لڑکا اور لڑکی ہر دو گنوارے ہے ؛

مردوں کا کھلونا

یہاں عموماً بحث کیا جاتا ہے کہ عورتوں کے مردوں کے برابر حقوق مل گئے جا رہے ہیں یا دیئے گئے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ درست نہیں۔ عورتیں بھی سمجھ رہی ہیں۔ کہ ان کو کھلونا سمجھا جا رہا ہے۔ صرف چند سال ان کی جوانی سے فائدہ اٹھا کر پھر ان کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک بہت بڑی انسٹی ٹیوشن کی ایک عورت افسر ہے۔ اس نے اپنی ماتحت عورتوں کو ہدایات دیتے ہوئے یہ فقرہ لکھا ہے :۔ "عورتیں صرف کھلونے ہیں۔ جن سے مرد کھیل رہے ہیں۔ جب اکتا جاتے ہیں۔ تو ان کو پرے رکھ دیتے ہیں" ؛

عیش پرستی میں بچوں کا نقصان

آسٹریا کے ایک بڑے پادری نے دوران وعظ میں بیان کیا کہ صرف امریکہ فرانس اور جرمنی میں گذشتہ سال پچیس لاکھ اٹھائیس ہزار پانچسو بچے صرف عیش پرستی کے خیال سے ضائع کر دیئے گئے۔

آسٹریا میں ایک نئی تحریک ہو رہی ہے۔ کہ عیسائی خدا کو موقوف کر دیا جائے۔ وہ ان کے کسی کام نہیں آیا۔ اور پرانے جرمن خدا Wodan کی پرستش شروع کر دی جائے۔ جس کے جھنڈے کے تلے جرمن قوم بڑی فتحمند ہوتی رہی ہے ؛

قدرتی رنگین ریشم

فرانس میں ایک پروفیسر نے کامیابی سے تجربہ کر لیا ہے کہ رنگا رنگا یا اور پکے اور چمکیلے رنگ والا ریشم خود کیڑے کے ذریعہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کسی نئے رنگ دینے کی ضرورت نہیں ؛

تعداد ازواج جبری کیا جائے

اس ہفتہ کے اخبارات میں ایک Zecho Slovakia کے متعلق خبر شائع ہوئی۔ وہاں کی پارلیمنٹ کی ایک عورت ممبر نے ایک قانون پیش کیا کہ چونکہ بسبب گذشتہ جنگ اور قحط ملک میں مردوں کی بہت سی کمی ہو گئی ہے۔ اسلئے تعداد ازدواج جبری صورت میں جاری اور لازمی کر دیا جاوے۔ جب تک کہ نسبت زنان و مرد کی پوری نہ ہو جائے۔ اسوقت عورتوں کی تعداد اس ملک میں مردوں سے قریباً قریباً ڈیوڑھے اور دگنے کے درمیان ہے۔ یہ اعداد شادی کے قابل اشخاص کے متعلق ہیں۔ اسپر پارلیمنٹ کے تمام مرد ممبر اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو گئے۔ اور بڑے زور سے انھوں نے تالیاں بجائیں۔ ان ممبروں کی بیویاں بھی پارلیمنٹ کی گیلری میں بطور تماشبین کے جمع تھیں۔ انہوں نے طوفان بے تمیزی برپا کیا۔ اور کہا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ اسپر مجوزہ نے اٹھ کر اور ان عورتوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگر یہ چڑیلیں نہیں مانتیں تو ان کو الگ کر دو۔ اسپر شور و غوغا برپا ہوا۔ اور جلسہ بند کرنا پڑا ؛

تعداد ازدواج کے متعلق عام رائے

یہاں کا اخبار Tribune مشہور پرچہ ہے۔ ہر روز وہ واقعات حاضرہ کے متعلق پانچ راہ گذروں سے ایک سوال کا جواب لیکر درج کرتا ہے اس کے رپورٹر نے چار مردوں اور ایک عورت سے تعداد ازدواج کے متعلق دریافت کیا۔ عورت نے تو مخالفت کی۔ لیکن چاروں مردوں نے کہا کہ انہیں کوئی بری بات معلوم نہیں ہوتی۔ اسمیں ہرج ہی کیا ہے۔ ان میں سے ایک کی بیوی ساتھ تھی۔ جس کے ڈانٹنے پر اس نے اپنے الفاظ واپس لے لیئے۔

امریکہ میں افیون خوری

اعداد و شمار کی رو سے امریکہ سب سے زیادہ افیون خور ملک ثابت ہوا ہے۔ اگر اٹلی ایک گرین فی شخص استعمال کرتا ہے۔ تو جرمنی ۲۔ انگلینڈ ۳۔ اور فرانس ۴۔ لیکن امریکہ ۳۶۔ چینی مشہور افیون خور قوم ہے۔ لیکن فی شخص کے لحاظ سے امریکہ چین سے ۱۷ گنا زیادہ استعمال کرتا ہے ؛

مرض سرطان

تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ ان عیسائی ممالک میں سرطان کا مرض بڑھ رہا ہے۔ اور اگر موجودہ رفتار ترقی کی جاری رہی۔ تو کچھ عرصہ کے بعد خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بچپن میں ہی شروع ہو جا یئگا۔ اس کی بڑی وجہ شراب اور سور کا گوشت ہے۔ اور یہ مرض یہاں عام ہے ؛

گرمی کا اثر

یہاں کے لوگوں پر گرمی کا اثر دریافت کیا گیا ہے۔ جوں جوں گرمی تیز ہوتی ہے۔ ان کے کام کرنے اور خود حفاظتی کی طاقت کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جب پارہ ۷۷ درجہ پر پہنچ جائے تو ½ دماغی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ ۹۳ درجہ پر ½ جسمانی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ اعلی درجہ کا دماغی کام ۴۲ درجہ حرارت مخصوصہ پر منحصر ہے۔ جسمانی کام کے لئے ۶۲ درجہ کی حرارت درکار ہے رطوبت ہوا ۶۰ درجہ پر ہونی ضروری ہے ؛

الفضل کی ایجنسیاں

رجسٹری خطوط کے بعد ایک نوٹس اخبار میں دے چکا ہوں۔ اب مکرر عرض کرتا ہوں کہ جب تک ناظم ایجنسی اپنا پچھلا بقایا بالکل بے باق نہیں کر دیگا۔ اور آئندہ کم از کم ایک ماہ کیلئے پیشگی رقم جمع نہیں کرا دیگا۔ اسکے نام مقررہ پرچے نہیں بھیجے جا سکینگے۔ چھ روپے سالانہ ہی منظور ہے۔ ہاں یہ رعایت منظور ہے کہ ہم چھ روپے سالانہ کے حساب ہی قیمت لے لینگے۔ اور چونکہ ہم نے بعض خریداروں کا بقایا (جو الفضل کے ذمے تھا) ناظم ایجنسی کو حساب میں مجرا دیدیا ہے اسلئے اس بقایا کے عوض ہم کسی کے نام اخبار جاری نہیں کر سکتے یہ کہنا کہ آپ کو کس نے اجازت دی تھی کہ ہمارا سب روپیہ ایجنسی فنڈ میں جمع کر دو۔ صحیح نہیں کیونکہ ایجنسی کے ذریعہ اخبار منگوانے کے یہی معنے ہیں کہ آپ کا تمام حساب ایجنسی فنڈ میں ڈالدیا جائے۔ اب آپ کی اگر رقم کچھ باقی ہے تو ناظم ایجنسی سے وصول کر لیں۔ جو آپ ہی کے شہر میں آپ ہی کے پاس مقیم

رسالہ شمس الاسلام امریکہ ضرور ماہوار ہونا چاہیئے

۱۲ر اگست کے الفضل میں جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے۔ مبلغ امریکہ نے رسالہ "مسلم سن رائز" کو سہ ماہی سے ماہوار کرنے کی حقیقی ضرورت کو جلد سے جلد پورا کرنے کے لئے جو اپیل شایع کیا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ احباب اسپر پوری توجہ فرمائیں اور جلد فرمائیں۔

پیارے بھائیو! ہمیں نہایت صفائی سے یہ بات معلوم ہے کہ زندگی ہمیں کام کرنے کے لئے دی گئی ہے جس نے اس زندگی میں محنت سے کام کر لیا اس نے مابعد الموت آنیوالی زندگی کے لئے سامان مہیا کر لیا اور جس نے یہ موقعہ کھو دیا۔ اس نے اپنی عاقبت کو برباد کر دیا۔

پیارے بھائیو! خدا تعالیٰ نے ہم پر اس زمانہ میں بڑا ہی رحم فرمایا ہے۔ کوئی صبح ہمارے لئے ایسی نہیں ہوتی۔ کہ کرنے کے لئے کام ہمیں نہ دیا جاتا ہو۔ درانحالیکہ بے شمار مخلوق ایسی ہمارے سامنے ہے کہ انکو ابھی تک یہی معلوم نہیں کہ وہ کیا کام کریں۔

اے برادران! جائے شکر ہے کہ ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائی گئی۔ کہ اس زمانہ میں غفلتوں سے ہوشیار کرنے کے لئے جو الارم خدا نے بجایا۔ اسکو ہمارے کانوں نے سن لیا۔ اور اس کو قبول کرنے کی بھی توفیق بخشدی۔ اور یہ اسی کا بدلہ ہے۔ انعام ہے کہ ہر روز نئے سے نئے کام ہمارے سامنے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ ہم غفلت کی نیند سو ہی نہ سکیں۔ اور آیندہ آنیوالے سفر کے لئے اتنا زاد راہ جمع کر لیں کہ وہاں پیش آنیوالی ضرورتوں کے کام دے سکے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کو جذب کرنیوالا ہو۔

پیارے بھائیو! امریکہ و جرمنی۔ لنڈن و افریقہ پر ہی کیا موقوف ہے۔ ابھی بہت ادھورے کام ہیں جو ہمارے کرنے کے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے سپرد کئے ہیں۔ خدا کرے اور اپنے فضل سے کرے کہ وہ سب ہمارے ہاتھ سے پورے ہوں آمین۔

مکرم برادران! وقت تھوڑا ہے اور کام زیادہ ہے اسلئے مناسب یہی ہے۔ کہ جلدی جلدی جو کام ہمارے سامنے پیش کئے جائیں۔ وہ ساتھ کے ساتھ ہی کرتے چلے جائیں۔ تا کام جمع ہو کر اتنا انبار نہ ہو جائے کہ ہم الزام کے نیچے آجائیں۔

لہذا مناسب یہی ہے کہ امریکہ سے جو آواز تین ہزار خریدار رسالہ کی آئی ہے۔ لبیک کہتے ہوئے اسے فوراً مہیا کر دیں۔ کم از کم ہر ایک انگریزی خوان بھائی اس کا خریدار ہو جائے۔ اور جو نہیں پڑھ سکتے۔ وہ کسی دوسرے کے لئے قیمت رسالہ ادا کر دیں۔ جن کو اس سے زیادہ توفیق بخشی گئی ہے۔ وہ چندہ سے امداد کریں۔ تا زیادہ سے زیادہ جنوری آیندہ سے شمس الاسلام ماہوار باقاعدہ اپنی ضیا پاشی سے نئی اور پرانی دنیا کو منور کرتا رہے۔

میں رسالہ کا خریدار تو ہوں لیکن اس کو جلد ماہوار ہوتا دیکھنے کے لئے پچاس روپیہ بطور چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ ادا کرتے وقت اس سے زیادہ کے لئے توفیق پاؤں۔ والسلام

عاجز محمد حسین قریشی سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور

موصیوں کے متعلق اعلان

تمام موصیوں کو اطلاع کی جاتی ہے کہ وہ اپنا روپیہ بذریعہ اپنی جماعت کے عہدہ دار کے ارسال فرماویں لیکن ضروری ہوگا کہ موصی صاحبان اپنی وصیت کا نمبر ضرور دیں۔ اور عہدہ داران کو چاہیئے کہ وہ روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن پر تفصیل موصیان کی معہ انکی رقم کے تحریر فرماویں نیز وصیت کا نمبر بھی دیں۔ ورنہ اگر ان کی رقم ان کے کھاتہ میں نہ جاسکے تو دفتر مقبرہ اس کا ذمہ وار نہ ہوگا۔ پس موصیان اپنی رقوم جماعت کے چندہ کیساتھ دفتر محاسب میں ارسال فرمائیں۔

افسر مقبرہ بہشتی۔ قادیان

معلومات زچگی

اس نام کی ایک کتاب لفٹننٹ کرنل جناب ڈاکٹر عبد الرحمن خان صاحب لودہی سول سرجن فیروز پور نے تصنیف کر کے شائع کی ہے۔ جس میں حمل کے ابتدائی ایام سے لیکر بچہ کی پرورش تک کے حالات اور ان کے متعلق ضروری ہدایات درج ہیں۔ اور مختلف حالتوں کی ۵۹ تصویروں کے ساتھ ان کی وضاحت کی ہے۔ خاص کر وضع حمل اور زچہ کے رکھ رکھاؤ کے متعلق بہت تفصیل کے ساتھ واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں ہر سال جو بیسیوں بچے دائیوں وغیرہ کی بے احتیاطیوں سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور بیسیوں عورتیں جو یا تو ہلاکت کے گھاٹ اتر جاتی ہیں۔ یا ان کی صحت کو خطرناک نقصان پہنچ جاتا ہے۔ ان کی حفاظت کا سامان کیا گیا ہے۔ کتاب نہایت آسان اور سادہ عبارت میں لکھی گئی ہے۔ تاکہ کم تعلیم یافتہ مستورات بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ ہمارے نزدیک ہر پڑھی لکھی شادی شدہ عورت کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ اور اس میں درج شدہ ہدایات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اردو میں یہ کتاب اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہے۔ جو سرکاری درسی کتب کے سائز پر نہایت خوبصورت لکھائی چھپائی کے ساتھ دو حصوں میں پونے تین سو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت بلا جلد دو روپے چار آنے (عمہ) اور مجلد دو روپے بارہ آنے ہے۔ ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے:۔

مسز لودی صاحبہ معرفت لفٹننٹ کرنل لودی صاحب سول سرجن۔ فیروز پور

اخلاق محمدی

جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے نو مسلم قادیان نے اس نام کی ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ جسمیں نہایت ضروری اور اہم اخلاقی ہدایات و نصائح جمع کر دی ہیں۔ جن کا مطالعہ انشاء اللہ مفید ہو سکتا ہے۔ احباب ماسٹر صاحب موصوف سے منگا کر مطالعہ کریں۔

جماعت احمدیہ قادیان

ایک معزز غیر احمدی کی نظر میں

جناب مرزا عرفان علی بیگ صاحب آئی ۔ یس ۔ او آگرہ نے معاصر آگرہ (۲۱ اگست) میں "قادیان" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے ۔ اس کے متعلق ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں ۔ کہ مذہب احمدیہ کوئی علیحدہ مذہب نہیں ۔ جس کی نسبت جماعت احمدیہ کا یہ خیال ہو ۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے قائم کیا ہے ۔ حضرت مرزا صاحب اسلام ہی کی تجدید اور قیام کے لئے مبعوث ہوئے تھے ۔ اور آپ نے جو کچھ کیا ۔ اسلام ہی کے استحکام کے لئے کیا ہے نہ کہ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مذہب اسلام سے علیحدہ کوئی اور مذہب قائم کیا ہے ۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

آں رسولے حق محمد ہست نام ٭ دامن پاکش بدست ما مدام

اقتدائے قول او در جان ماست ٭ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

پس قطعاً صحیح نہیں ۔ کہ آپ نے کوئی علیحدہ مذہب قائم کیا ہے ۔ معلوم نہیں جناب مرزا صاحب کو یہ غلط فہمی کیونکر ہوئی ۔ کیا ہی اچھا ہوتا ۔ اگر جناب مرزا صاحب ہمارے مبلغین سے جو آگرہ میں مقیم ہیں ۔ بلکہ زیادہ تفصیلی حالات معلوم کرتے اور پھر اس مضمون پر قلم اٹھاتے ۔ تاہم جو خیالات انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق ظاہر فرمائے ہیں ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے نہ اسلئے کہ انہوں نے احمدیوں کی تعریف کی ۔ بلکہ اسلئے کہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ جو برکات مسلمانوں پر نازل ہو رہی ہیں ۔ اور آپ کی قائم کردہ جماعت جس فداکاری سے خدمت دین کر رہی ہے انکو انہوں نے بے تعصبی کی نظر سے دیکھا اور اس کا اظہار بھی کیا ۔ خدا تعالیٰ احمد لوگوں کو بھی ایسی ہی بصیرت عطا کرے تاکہ پھر ایسے لوگوں کے قدم حقیقت کو پا لینے اور احمدیوں کے سے دینی خادم بننے کی طرف جلدی بڑھیں ۔ (ایڈیٹر)

"ایک وہ ہیں جو سنا بیٹھے ہیں صورت اپنی
ایک وہ ہیں جنھیں تصویر بنا آتی ہے"

ہر قوم اپنی ترقی چاہتی ہے ۔ مگر بغیر کوشش و جانفشانی کے کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا ۔ اہل قادیان بہت کچھ لائق تحسین ہیں کہ انھوں نے صدر مقام قادیان میں عجیب و غریب ترقی کی ہے ۔ اب ان کا مذہب احمدی ہے ۔ جس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد خاص قادیان میں گذرے ۔ اور اسمیں شک نہیں ۔ کہ یہ مذہب روز افزوں ترقی کرتا چلا جاتا ہے ۔ اور قیامت تک قائم رہیگا ۔ جو مسلمان یا جو شخص مذہب احمدی میں داخل ہوتا ہے ۔ اسکو احکام ذیل کا پابند ہونا لازم قرار دیا گیا ہے ۔

(۱) نماز پنجوقتہ (۲) روزہ ماہ رمضان (۳) خیرات (۴) حج کعبہ (۵) زندگی بے شر (۶) مذہب احمدی کی ترقی (۷) لوگوں کو مذہب احمدی کا پیام دینا (۸) بیماروں کی تیمارداری (۹) جنازہ کا ساتھ دینا (۱۰) جب ممکن ہو قادیان کی زیارت کرنا (۱۱) سب سے ہمدردی کرنا ۔

مذہب احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ اسلام جناب پیغمبر خدا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمایا ۔ اور مذہب احمدیہ پیغمبر احمد قادیان نے جو مسیح موعود اور مہدی تھے قائم کیا ۔

پیغمبر احمد قادیانی کے جانشین حضرت نورالدین بادشاہ بخیر ہوئے ۔ اور اب فرقہ احمدیہ کے سردار حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد طال اللہ عمرہٗ ہیں ۔

تھوڑے ہی زمانہ میں مذہب احمدیہ دور دراز ممالک میں جا پہونچا ۔ اور جا بجا اپنی بنیاد کو وہ مستحکم کرتا چلا جاتا ہے ۔ ہر ملک میں اس مذہب کے مبلغ موجود ہیں ۔ امریکہ کے درمیان خاص چکیگو کے مقام پر ایک عالیشان مسجد تعمیر کی ہے ۔ اور وہاں مفتی محمد صادق صاحب بشر بڑے لائق شخص ہیں ۔ جو مذہب احمدیہ کو خوب پھیلا رہے ہیں ۔ انھوں نے ایک سہ ماہی وار رسالہ بھی جاری کر دیا ہے ۔ جو شمس الاسلام و تحقیق الادیان کے نام سے شہرت رکھتا ہے ۔ اور زبان انگریزی میں نصوص قرآنی و احادیث نبوی کو تفسیر کے ساتھ بیان کرتا ہے ۔ آیات و احادیث کو اپنی اصلی زبان میں الا انگریزی حروف میں بکمال صحت لکھتا ہے ۔ اور پھر اس کا ترجمہ لکھ دیتا ہے ۔ اسلامی خبریں جہاں تک کہ مذہب احمدیہ کے مفید ہیں ۔ چھاپتا ہے ۔ اس رسالہ کی اشاعت تمام یورپ میں پھیلتی چلی جاتی ہے ۔ کیا اہلسنت جماعت کو اسپر رشک نہونا چاہیئے ۔ مگر وہ زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ نہیں کرتے ۔

منہ سے باتیں بگھار دینا بہت آسان ہے ۔ مگر عملی صورت مشکل ہے ۔ علماء وعظ کہنے کو ہر جگہ تیار ہیں مفتی فتویٰ دینے کو ہر وقت مستعد ہیں ۔ مگر کام کرنے کو شاذ و نادر کوئی راضی ہوگا ۔ قادیان کے واعظ احمدیہ مذہب پھیلانے کے واسطے دُور دراز ملکوں میں دوڑے چلے جاتے ہیں ۔ مذہب کے پیچھے جان و مال کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے ۔ لوگ ان کو بُرا بھلا کہتے ہیں ۔ گالیاں بھی دیتے ہیں ۔ زحمت بھی پہنچاتے ہیں ۔ مگر یہ مردانہ وش خاموشی کے ساتھ تمام تکالیف کو برداشت کرتے ہیں ۔ گالیاں کھا کر رنج اُٹھا کر اور سختیاں جھیل کر امر حق کے پھیلانے میں اُسی خوش مزاجی سے پیش آتے ہیں ۔ جیسے کہ ایک پُر اخلاق نیک مزاج شخص کو پیش آنا چاہیئے ۔ ہمارے واعظین میں یہ باتیں کہاں ۔ آپس ہی میں ایک کو ایک ایک ادنیٰ سے اختلاف پر کافر اور مرتد کے خطاب دینے کو آمادہ ہو جاتے ہیں ۔ عاجزی چھو نہیں گئی ۔ حالانکہ بارگاہ ذوالجلال میں اگر کوئی تحفہ پیش کرنے کے قابل ہے تو محض عاجزی" ۔

جناب مرزا صاحب نے احمدی مبلغین کا جو طرز عمل تحریر فرمایا ہے ۔ اُسپر ہر ایک مبلغ خدا کے فضل اور اُسی کی بخشی ہوئی توفیق سے عمل پیرا ہونا اپنے لئے فخر سمجھتا ہے ۔ لیکن افسوس ہے باوجود اس طرز عمل کے مولوی صاحبان میدان ارتداد میں بھی آریوں کو چھوڑ کر ہمارے مبلغین کو تکالیف پہنچانا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۳ء سے شروع ہوتا ہے

ماہ مئی ۱۹۲۳ء

۷۳۴- مہر غلام صفدر صاحب کلکتہ
۷۳۵- رحمت بی بی صاحبہ ضلع جالندھر
۷۳۶- سید جان علی صاحب مونگیر
۷۳۷- والدہ فضل الٰہی صاحب جہلم
۷۳۸- اللہ داد خان صاحب ضلع منٹگمری
۷۳۹- سراج دین صاحب لاہور
۷۴۰- اہلیہ ،، ،،
۷۴۱- غلام رسول صاحب
ضلع سیالکوٹ
۷۴۲- محمد اسحٰق صاحب اٹاوہ
۷۴۳- کرامت اللہ صاحب ضلع شاہ پور
۷۴۴- سردار محمد صاحب ،، لاہور
۷۴۵- خیر الدین صاحب ،،
۷۴۶- رحم بی بی صاحبہ ضلع لائلپور
۷۴۷- عزیز بی بی صاحبہ ،،
۷۴۸- فاطمہ بی بی صاحبہ ،،
۷۴۹- نواب بی بی صاحبہ ،،
۷۵۰- اللہ دیا صاحب ،،
۷۵۱- مہتاب بی بی صاحبہ
ضلع منٹگمری
۷۵۲- نور بی بی صاحبہ ریاست
کپورتھلہ
۷۵۳- حیات بی بی صاحبہ ضلع لودہانہ
۷۵۴- غفوراں بی بی صاحبہ ،،
۷۵۵- بشریٰ بی بی صاحبہ ،،
۷۵۶- منشی محمد اسحٰق صاحب
ضلع بیتول

۷۵۷- عطا محمد صاحب مالیر کوٹلہ
۷۵۸- سید یامین شاہ صاحب
ضلع فرخ آباد
۷۵۹- اہلیہ صاحبہ ،،
۷۶۰- بلقیس بنت یامین صاحب ،،
۷۶۱- محمودہ بنت ،،
۷۶۲- دختر یامین شاہ صاحب ،،
۷۶۳- عبد اللہ خان صاحب ضلع مظفر گڑھ
۷۶۴- اکبر علی صاحب ضلع گورداسپور
۷۶۵- غلام قادر صاحب ،،
۷۶۶- حکیم ابوالخیر صاحب حصار
۷۶۷- وزیر محمد ریاست پٹیالہ
۷۶۸- قاسم علی صاحب ضلع سرہند
۷۶۹- بیگم بی بی صاحبہ لاہور
۷۷۰- والدہ محمد نواز صاحب ملتان
۷۷۱- برکت بی بی صاحبہ ضلع لائلپور
۷۷۲- اہلیہ نور الدین صاحب افریقہ
۷۷۳- نور النساء صاحبہ علاقہ بنگال
۷۷۴- اہلیہ صاحبہ قاسم علی
صاحب رامپور
۷۷۵- اللہ دتا ضلع گجرات
۷۷۶- رحیم بخش صاحب ضلع ہوشیارپور
۷۷۷- محمد شریف صاحب ضلع
گورداسپور
۷۷۸- اہلیہ رحیم بخش صاحب ضلع گورداسپور
۷۷۹- اہلیہ امام الدین صاحب
ضلع گوجرانوالہ

۷۸۰- عبد العزیز خان صاحب
ضلع جالندھر
۷۸۱- اہلیہ شبیر حسین صاحب
ضلع انبالہ
۷۸۲- اسحٰق پہلوان اجمیر
۷۸۳- محمد علی خان صاحب ضلع متھرا
۷۸۴- امیر الدین صاحب گورداسپور
۷۸۵- محمد صالح صاحب ،،
۷۸۶- عبد الوہاب صاحب ،،
۷۸۷- محمد عثمان صاحب ،،
۷۸۸- محمد یوسف صاحب ،،
۷۸۹- ولی داد حکم دین صاحب ،،
۷۹۰- شرف الدین صاحب ،،
۷۹۱- شیر محمد صاحب ،،
۷۹۲- فتح محمد صاحب ،،
۷۹۳- جان محمد صاحب ،،
۷۹۴- سوداگر صاحب ،،
۷۹۵- عبد الغنی صاحب ،،
۷۹۶- عبد الجلیل صاحب ،،
۷۹۷- مولا بخش صاحب ،،
۷۹۸- اہلیہ صاحبہ ،، ،،
۷۹۹- لڑکا ،، ،, ،،
۸۰۰- جان محمد صاحب ضلع فیروزپور

۸۰۱- نور محمد صاحب ضلع
ڈیرہ غازی خان
۸۰۲- بادشاہ گل علاقہ چترال
۸۰۳- محمد ابراہیم علی صاحب
ریاست حیدر آباد دکن
۸۰۴- چودہری جیون خان صاحب
ضلع سیالکوٹ
۸۰۵- شاہ دین صاحب ضلع سرگودہا
۸۰۶- مسمات دولت بی بی صاحبہ ،،
۸۰۷- مسمات رسول بی بی ،،
۸۰۸- چوہدری عنایت اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۰۹- اہلیہ سید احمد صاحب ،،
۸۱۰- بھجنا رام صاحب بٹھنڈہ
۸۱۱- سید حکمت علی صاحب بریلی
۸۱۲- مشتاق علی صاحب ،،
۸۱۳- رونق علی صاحب ،،
۸۱۴- مہتاب جان صاحبہ ،،
۸۱۵- امتہ اللطیف صاحبہ ،،
۸۱۶- والدہ حشمت علی صاحب ،،
۸۱۷- کرم بی بی صاحبہ جالندھر
۸۱۸- محمد جلال الدین صاحب جموں
۸۱۹- عبد الخالق صاحب
ضلع سیالکوٹ

ماہ جون ۱۹۲۳ء

۸۲۰- عبد الرحمٰن صاحب ضلع ہزارہ
۸۲۱- شریفہ بی بی صاحبہ ضلع لودہانہ
۸۲۲- امیر النساء صاحبہ ،،
۸۲۳- شہر النساء صاحبہ اہلیہ
رحمت اللہ خان صاحب لودہانہ
۸۲۴- گاما مستری ضلع ،،
۸۲۵- ڈاکٹر سید محمد امیر حسن صاحب
ضلع فرخ آباد
۸۲۶- ہمشیرہ سید عزیز الرحمٰن صاحب
ضلع فرخ آباد

۸۲۷- سید شمس الحسن صاحب لکھنؤ
۸۲۸- محمد بدر الحسن صاحب ضلع فرخ آباد
۸۲۹- محمد حامد حسن صاحب ،،
۸۳۰- ہمشیرہ محمد بدر الحسن صاحب ،،
۸۳۱- فرحت خاتون ،،
۸۳۲- رحمت بی بی صاحبہ ،،
۸۳۳- محمد قمر الحسن صاحب
خلف محمد بدر الحسن صاحب ،،
۸۳۴- سید ظفر شاہ صاحب نینی تال

۸۳۵- فضل الرحمٰن صاحب نینی تال
۸۳۶- انیس الرحمٰن صاحب ،،
۸۳۷- جلیل الرحمٰن صاحب ،،
۸۳۸- دختر سید ظفر شاہ صاحب ،،
۸۳۹- اہلیہ فقیر محمد صاحب ضلع مظفر گڑھ
۸۴۰- چوہدری فضل دین خان
صاحب کراچی
۸۴۱- منشی خان صاحب ،،
۸۴۲- رحمت خان صاحب ضلع متھرا
۸۴۳- خواجہ محی الدین صاحب کشمیر
۸۴۴- اہلیہ ،، ،،
۸۴۵- خواجہ مہد دانی ولد حیات
دانی صاحب کشمیر
۸۴۶- خواجہ مبارک دانی
ولد جانی دانی صاحب کشمیر
۸۴۷- خواجہ کمال دانی ولد
محمد دانی صاحب کشمیر
۸۴۸- رحیم خان صاحب ضلع متھرا
۸۴۹- قادر داد صاحب
ضلع مظفر نگر
۸۵۰- رمضان علی صاحب
ضلع گورداسپور
۸۵۱- مہر محمد خان صاحب
ریاست پٹیالہ
۸۵۲- جھنڈو ضلع ہوشیارپور
۸۵۳- غلام فاطمہ صاحبہ ،،
۸۵۴- محمد الدین صاحب ضلع
سیالکوٹ
۸۵۵- نواب الدین صاحب ،،
۸۵۶- شرف الدین صاحب لاہور
۸۵۷- نیاز الدین صاحب ضلع
ہوشیارپور
۸۵۸- شیخ انیس الدین صاحب
ضلع بالیہ

۸۵۹- والدہ عبد اللہ خان صاحب
ضلع جہلم
۸۶۰- غلام حسین صاحب ضلع جالندھر
۸۶۱- صدر الدین صاحب جموں
۸۶۲- دین محمد صاحب ،،
۸۶۳- حسن خان ولد سردار
جعفر خان صاحب پوری
۸۶۴- حسن خان صاحب ولد
محی الدین خان صاحب پوری
۸۶۵- شیخ شیر محمد صاحب ،،
۸۶۶- جنت بی بی صاحبہ
دختر ڈاکٹر عبد الکریم صاحب فیروزپور
۸۶۷- فضل محمد صاحب پٹیالہ
۸۶۸- ابن ،،
۸۶۹- بنت ،،
۸۷۰- شیخ علی احمد ولد فتح محمد
صاحب ریاست پٹیالہ
۸۷۱- مستری فضل محمد صاحب
۸۷۲- جمیل الدین صاحب
ولد مستری فضل محمد صاحب پٹیالہ
۸۷۳- دختر ،، ،،
۸۷۴- علی احمد صاحب ،،
۸۷۵- سردار خان صاحب ولد
میراں داد صاحب ضلع سرگودہا
۸۷۶- ابراہیم ولد جیون صاحب
ضلع سیالکوٹ
۸۷۷- فیروز دین ولد محمد بخش
صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۷۸- اللہ رکھا ولد محمد دین صاحب ،،
۸۷۹- عطاء اللہ ولد اسمٰعیل
صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۸۰- حشمت علی صاحب بریلی
۸۸۱- اہلیہ صاحبہ حشمت علی
صاحب بریلی۔ باقی آئندہ

اشتہارات

(ایڈیٹر)
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل

یااللہ خیر اعلان خیر یااللہ خیر

عینک سے نجات

اصل ممیرے کا سرمہ اور سرمہ مصدقہ

حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفہ اول حکیم نورالدینؓ

یہ سرمہ ککروں کے لئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا پڑبال۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو یا آنکھ دکھتی ہو سفیدی کی جگہ سرخی جالا دھوپ کے چمکنے سے تکلیف ہو۔ خارش و سعفہ ہو۔ ان کیلئے بہت مفید ہو۔ قیمت سرمہ عہ تولہ ممیرا پانچ روپیہ تولہ۔ ترکیب استعمال صبح شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو بشرطیکہ اس نے باقاعدہ ایک ہفتہ تک متواتر استعمال کیا ہو۔ سرمہ واپس کردے۔ میں وصول شدہ بقیہ قیمت واپس کردونگا اس کے مجرب ہونے پر کچھ شہادتیں علاوہ میرے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں۔

۱

میں نے جناب سید احمد نور صاحب احمدی مہاجر کابلی قادیان کا سرمہ آزمایا۔ اور بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید پایا نیز حضرت والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہوگئیں۔ اس سرمہ سے ان کو غیر معمولی فائدہ ہوا۔

محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل۔ منشی فاضل)

۲

میں نے سرمہ ممیرا بھائی احمد نور مہاجر قادیان سے لیکر دو ہفتہ تک استعمال کیا۔ اب خدا کے فضل سے میں بغیر عینک کے پڑھ لکھ سکتا ہوں۔ نہایت ہی مجرب اور اعلیٰ درجہ کا سرمہ ہے۔ میں خدا کی قسم کھاکر شہادت دیتا ہوں۔ نہایت عمدہ سرمہ ہے۔

الہ دین احمدی سابق گنر ہانگ کانگ توپ خانہ جنگی

۳

میں نے ۱۹۱۷ء میں شہر ملتان میں عینک آنکھوں پر لگوائی تھی اور ۱۹۱۹ء میں جناب احمد نور سے سرمہ درجہ اول لے کر استعمال کیا۔ اور خاکسار نے عینک کو اتار دیا ہے۔ اب عینک کی کوئی ضرورت نہیں رہی

خاکسار رحیم علی احمدی کلیانپوری ضلع لائلپور ڈاکخانہ گگو بل

۴

میں نے میاں احمد نور صاحب کابلی سے دو دفعہ سرمہ خریدا جسکو میں نے بہت مفید پایا۔ اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے لیکر کئی جگہ استعمال کیا۔ سب نے اسکی تعریف کی یہ سرمہ بہت عمدہ ہے۔ اور قابل قدر ہے۔

عبدالرؤف ہیڈ کلرک ہائی سکول قادیان ۱/م - ۱۱

۵

احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ ممیرا بارشاد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ایک ہفتہ لگاتا رہا۔ بحکم خدا اب آنکھیں بالکل اچھی ہیں۔ اور نظر بالکل کامل ہوگئی ہے۔ سو میں اس سرمہ کے مجرب ہونے پر گواہی دیتا ہوں۔

خادم حضرت خلیفہ ثانی شبراتی دربان

۶

میں نے سرمہ ممیرا تیار کردہ بھائی احمد نور صاحب کابلی ثم قادیانی خود استعمال کیا۔ اور نیز اپنے عزیزوں رشتہ داروں کو بغرض استعمال دیا۔ میں نے اس سرمہ کو مفید پایا نیز آنکھوں میں جلن ہوا کرتی تھی۔ جو خدا کے فضل سے اس سرمہ کے ایک ہفتہ استعمال کرنے کے بعد دور ہوگئی ہے۔

فضل کریم اسسٹنٹ اکاونٹنٹ جنرل حیدرآباد دکن

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم اور ریاح۔ دافع بواسیر۔ جذام۔ استسقاء۔ یرقان۔ زردی رنگ۔ تنگی نفس۔ دق۔ شیخوخیت۔ ضعف معدہ۔ سنگ گردہ و مثانہ۔ سلسل البول۔ ذیابیطس وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم ۸ر

پتہ: سید احمد نور احمدی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

آریوں کی تردید میں

دو زبردست تصانیف

نورالدین

جس میں آریوں کے قریباً دو سو اعتراضات کا جواب طبی اور فلسفی اور منطقی اور معقولی اور منقولی طور پر قرآن و حدیث اور وید و ستیارتھ پرکاش سے دیا گیا ہے عرصہ سے نایاب تھی۔ اب شائع ہوئی۔ صفحے ۲۶۲ عہ مجلد عمدہ جلد پر سنہری نام کتاب

تصدیق براہین احمدیہ ہر دو حصہ

آریوں کی تردید میں بہت ہی زبردست کتاب جو عرصہ تیس سال سے نایاب تھی۔ احباب اس کتاب کو دیکھنے تک کے لئے بھی ترس رہے تھے۔ خدا نے توفیق دی ہے۔ اب عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ قیمت ہر دو حصہ عہ درخواستیں جلد آنی چاہئیں

ابطال الوہیت مسیح

عیسائیوں کی تردید میں زبردست رسالہ ہے۔ قیمت ۳ر

اہل سنت والجماعت و شیعہ جماعت میں

عظیم الشان مناظرہ

کلمۃ الحق

جس میں اہل سنت کی طرف سے احمدی مناظر تھے یہ مباحثہ نہایت کامیابی سے سرانجام ہوا۔ شیعہ سنی کے تمام اہم اختلافی امور پر یہ مباحثہ مشتمل ہے۔ قیمت ۱ر

آئینہ کمالات اسلام

۔ اس کی جن دوستوں کو ضرورت ہو بہت جلد اطلاع دیں کہ انکو بھیج جائے۔ قیمت

کتاب گھر قادیان

تریاق اور چشم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سرکردہ ممبران کی شہادت

گو اشتہاری دنیا بعض نااہلوں کے طفیل سخت بدنام ہو چکی ہے۔ تاہم سچائی آخر دنیا سے بالکل مفقود نہیں ہوئی جس دن سچائی مطلق اٹھ گئی دنیا نہ رہیگی۔ لیکن دنیا بھی اشتہار بازوں نے ایسی ڈرائی ہے کہ کوئی ذریعہ اعتبار جمانے کا نظر نہیں آتا۔ مگر پیارو عزیزو! بزرگو!! ایک دفعہ صرف بطور آزمائش ہی سرمہ تریاق چشم کو منگاؤ۔ اور اپنے سچے خیرخواہ کی ایجاد کا تجربہ کرو۔ موجد کا دعوے ہے کہ اگر فائدہ نہ دیکھو تو قیمت واپس منگالو۔ اگر اس پر بھی آپ کو اعتبار نہ آئے تو آپ کی قسمت۔ ہمیں نے اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کر کے دیکھا ہے۔ واقعی مفید چیز ہے۔ ہم احمدی جب اپنی ذات کی خاطر بھی جھوٹ نہیں بولتے۔ تو کسی کی خاطر کیوں جھوٹ بولینگے۔ اگر اس پر بھی اعتبار نہ آئے تو جواب حوالہ بخدا۔ ڈاکٹر منظور احمد مالک شفاخانہ دلپذیر و موجد خضاب دلپذیر سلانوالی۔ لائن سرگودہا

۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ سیدنا محمد رسولہ الکریم و السلام علی المسیح الموعود احمد۔ ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

برادرم مکرم مرزا صاحب! آپ کا سرمہ سال گذشتہ یہاں پہاڑ پر منگوایا گیا تھا۔ ارسلا خان کلرک دفتر چیف کمشنر اور محمد ولی خاں جمعدار چیف کمشنر اور خود بھی استعمال کیا اور اپنے رشتہ داروں پر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ سرمے تو کئی ایجاد ہو سکے۔ مگر جو آرام آپ کے سرمہ میں ہے۔ اور جو خاص فائدہ نظر آتا ہے۔ دوسروں میں کم ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے جسپر چاہے کرے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن میں اس کے مفید عام ہونے کا اظہار کروں۔ تاکہ دوسروں کے دلوں کو اس کی خریداری پر مائل کروں۔ سب سے زیادہ سفارش وہ ہے کہ جو استعمال اور فائدہ کی وجہ سے ایک انسان کا دل اس کو کرتا ہے کہ فلاں چیز کس قدر مفید یا مضر ہے۔ پس بہتر ہوگا۔ کہ طالب اور محتاج خود چنداں استعمال کر کے دیکھ لے۔ تب اس پر دوسروں کی شہادت کا کچھ حقہ اثر ہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس مفید عام خدمت کے واسطے اجر عظیم اور نفع کثیر دے آمین۔ آمین۔ والسلام خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی فاروقی اسسٹنٹ پولیٹیکل دفتر چیف کمشنر صوبہ سرحدی (سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور و مصنف النبوۃ فی القرآن)

از تتھیا گلی ضلع ہزارہ

۳

از کارخانہ نشین سیویاں قادیان

بخدمت جناب مکرمی مرزا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ عرصہ ہوا ہے کہ میں نے جناب کا ایجاد کردہ تریاق چشم منگوایا تھا۔ جس کے استعمال سے خاکسار کو بہت فائدہ ہوا۔ الحمد للہ۔ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور آئندہ اس قسم کی مفید ایجادوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اس ایجاد پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور تمام پبلک سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ اس ایجاد سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ اور مرزا صاحب کے اشتہار کو آجکل کے دیگر اشتہاروں پر قیاس نہ فرماویں۔ تاکہ آپ لوگ اس قابل قدر ایجاد سے محروم نہ رہیں۔ اس تریاق کی قیمت صہ تولہ بمقابلہ اس کے فوائد کے بہت ہی کم ہے۔ والسلام عبد الکریم مولوی فاضل مینیجر کارخانہ قادیان ضلع گورداسپور

قیمت تریاق چشم صہ روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ بذریعہ خریدار ہوگا۔ المشتہر خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گوجرات (گنج ہی شاہ دولہ صاحب)

اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو

کون نہیں جانتا کہ موتیوں کا سرمہ آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ اس لئے کہ یہ حضرت مولانا نور الدین جو علم طب کے بادشاہ تھے۔ کا یہ مجرب سرمہ ہے۔ جسمیں موتی ممیرا وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں۔ خاص قسم کی کھرل میں بڑی محنت شوق و اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ ضعف بصر۔ خارش چشم پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ ڑبال۔ ابتدائی موتیا غرضکہ آنکھ کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے اس کے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصول ڈاک جو سال بھر کے لئے کافی ہے تازہ شہادت۔ جناب مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے ککروں کی شکایت تھی میں نے بہت سے سرمے استعمال کئے۔ مگر آپکے سرمہ کو سب سے بہتر پایا جو عجیب الاثر اور سریع الفعل ہے۔ میں اس مفید ترین نسخے کے لئے آپکو مبارکباد دیتا ہوں

پتہ مینیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

شفا خدا کے ہاتھ ہے

ہم خدائی کے دعویدار نہیں (نعوذ باللہ منہا) اور نہ صحت و شفا ہی دیدینے کا بیمہ اٹھائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایک ہی ہستی ہے جس کا بلا معاوضہ سب کیلئے یکساں فیض جاری ہے۔ دوائیاں بیماری پیدا کردہ چیز نہیں۔ بلکہ جس کی ہم سب مخلوق ہیں۔ اسی ذات مقدس کی پیدا کردہ ادویات بھی ہیں۔ پس ہر ایک چیز اسی کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ ہمارا فرض صرف اتنا ہی ہے کہ ہم ایمانداری سے مرض کے مطابق پوری پوری اور عمدہ ادویات دیں۔ اور علاج معالجہ میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ باقی معاملہ خدا پر چھوڑیں۔ لہذا ہاتھ کنگن کو دیکھنے کے لئے کسی آرسی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ سرٹیفکیٹ نہیں۔ بلکہ سچ جھوٹ پرکھنے کیلئے سب سے بہتر تجربہ ہے۔ اور ہم بھی آپ کو یہی مشورہ دینگے۔ کہ آپ جس مرض کا بھی علاج کرانا چاہیں پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودہا

تریاق اور چشم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سرکردہ ممبران کی شہادت

گو اشتہاری دنیا بعض نام نہادوں کے طفیل سخت بدنام ہو چکی ہے۔ تاہم سچائی آخر دنیا سے بالکل مفقود نہیں ہو گئی جس دن سچائی مطلق اٹھ گئی دنیا نہ رہیگی۔ لیکن دنیا بھی اشتہار بازوں نے ایسی ڈرائی ہے کہ کوئی ذریعہ اعتبار جمانے کا نظر نہیں آتا۔ مگر پیارو عزیزو! بزرگو!! ایک دفعہ صرف بطور آزمائش ہی سرمہ تریاق چشم کو منگاؤ۔ اور اپنے سچے خیرخواہ کی بات کا تجربہ کرو۔ موجد کا دعوےٰ ہے کہ اگر فائدہ نہ دیکھو قیمت واپس منگالو۔ اگر اس پر بھی آپ کو اعتبار نہ آئے تو آپ کی قسمت۔ میں نے اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کر کے دیکھا ہے سو واقعی مفید چیز ہے۔ ہم احمدی جب اپنی ذات کی خاطر بھی جھوٹ نہیں بولتے۔ تو کسی کی خاطر بھلا کیوں جھوٹ بولینگے۔ اگر اس پر بھی اعتبار نہ آئے تو جاؤ حوالہ بخدا۔ ڈاکٹر منظور احمد مالک شفاخانہ ... پنڈ برہ موجد خضاب دلپذیر سلانوالی۔ لائن سرگودہا

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی سیدنا محمد رسولہ الکریم وسلام علی المسیح الموعود واحمد۔ ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے برادرم مکرم مرزا صاحب! آپ کا سرمہ سال گذشتہ [illegible] پہاڑ پر منگوایا گیا تھا۔ ارسلا خان کلرک دفتر چیف کمشنر اور محمد ولی خان ہیڈ کلرک چیف کمشنر اور خود بھی استعمال کیا اور اپنے رشتہ داروں پر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ میرے تو کئی ایجاد ہو گئے۔ مگر جو ... آپ کے سرمہ میں ہے اور جو خاص فائدہ نظر آتا ہے۔ دوسرے سرموں میں کم ہے۔ یہ بھی خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے جسے چاہے کرے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن میں اس کے مفید ہونے کا اظہار کروں اور دوسروں کے دلوں کو اس کی خریداری پر مائل کروں۔ سب سے زیادہ سفارش وہ ہے کہ جو استعمال اور فائدہ کی وجہ سے ایک انسان کا دل اس کو کرتا ہے کہ فلاں چیز کس قدر مفید یا مضر ہے۔ پس بہتر ہوگا کہ طالب اور محتاج خود چندان استعمال کر کے دیکھ لے۔ تب اس پر دوسروں کی شہادت کا کما حقہ اثر ہوگا۔ خدا تعالےٰ آپ کو اس مفید عام خدمت کے واسطے اجر عظیم اور نفع کثیر دے آمین۔ آمین۔ والسلام خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی فاروقی اسسٹنٹ پولیٹیکل دفتر چیف کمشنر صوبہ سرحدی (سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور و مصنف النبوۃ فی القرآن)

از نتھیا گلی ضلع ہزارہ

۳

از کارخانہ مشین سیویاں قادیان

بخدمت جناب مکرمی مرزا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ ہوا ہے کہ میں نے جناب کا ایجاد کردہ تریاق چشم منگوایا تھا۔ جس کے استعمال سے خاکسار کو بہت فائدہ ہوا۔ الحمد للہ۔ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور آئندہ اس قسم کی مفید ایجادوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اس ایجاد پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور تمام پبلک سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ اس ایجاد سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ اور مرزا صاحب کے اشتہار کو آجکل کے دوسرے اشتہاروں پر قیاس نہ فرمائیں۔ تاکہ آپ لوگ اس قابل قدر ایجاد سے محروم نہ رہیں۔ اس تریاق کی قیمت صرف فی تولہ اس کے فوائد کے بہت ہی کم ہے۔ والسلام عبدالکریم مولوی فاضل مینیجر کارخانہ ترقی قادیان ضلع گورداسپور

قیمت تریاق چشم فی تولہ علاوہ محصول ڈاک بذریعہ خریدار ہوگا۔ المشتہر خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گوجرات (لنڈی شاہ دولہ صاحب) پنجاب

اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو

کون نہیں جانتا کہ موتیوں کا سرمہ آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ اسی لئے کہ یہ حضرت مولانا نورالدین جو علم طب کے بادشاہ تھے۔ کا یہ مجرب سرمہ ہے جس میں موتی ممیرا وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں۔ خاص قسم کی کھرل میں بڑی محنت شوق و اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ ضعف بصر۔ خارش چشم پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ پڑبال۔ ابتدائی موتیا بند غرضکہ آنکھ کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے اس کے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ علاوہ محصول ڈاک جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ تازہ شہادت۔ جناب مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے ککروں کی شکایت تھی میں نے بہت سے سرمے استعمال کئے۔ مگر آپکے سرمہ کو سب سے بہتر پایا جو عجیب الاثر اور سریع الفعل ہے۔ میں اس مفید ترین نسخے کے لئے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

پتہ منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

شفا خدا کے ہاتھ ہے

ہم خدائی کے دعویدار نہیں (نعوذ باللہ منہا) اور نہ صحت و شفا ہی دینے کا بیمہ اٹھائے بیٹھے ہیں۔ وہ ایک ہی ہستی ہے جس کا بلا امتیاز سب کیلئے یکساں فیض جاری ہے۔ دوائیاں ہماری پیدا کردہ چیز نہیں۔ بلکہ جس کی ہم سب مخلوق ہیں۔ اسی ذات مقدس کی پیدا کردہ ادویات بھی ہیں پس ہر ایک چیز اسی کے ہاتھ کام کر رہی ہے۔ ہمارا فرض صرف اتنا ہی ہے کہ ہم ایمانداری سے مرض کے مطابق پوری پوری اور عمدہ ادویات دیں۔ اور علاج معالجہ میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ باقی معاملہ خدا پر چھوڑیں۔ ہاتھ کنگن کو دیکھنے کے لئے کسی آرسی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ سرٹیفیکیٹ نہیں۔ بلکہ سچ جھوٹ پرکھنے کیلئے سب سے بہتر تجربہ ہے۔ اور ہم بھی آپ کو یہی مشورہ دینگے۔ کہ آپ جس مرض کا بھی علاج کرانا چاہیں پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودہا

پنجاب بانڈس ۱۹۳۳ء (تمسک)
پنجاب گورنمنٹ یہ قرض کیوں لے رہی ہے؟
صوبہ ہی میں فراہم کئے ہوئے سرمایہ سے صوبہ کی ترقی کے ذرائع بہم پہنچانے کے لئے۔
یہ قرض کیا ہے؟
پنجاب گورنمنٹ ستلج ویلی اور دیگر فائدہ بخش نہری تجاویز پر خرچ کرنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ قرض لے رہی ہے۔
ضمانت کیا ہے؟
پنجاب گورنمنٹ کے جملہ محاصل
شرح سود کیا ہے؟
ایک آنہ فی روپیہ
مجھے روپیہ کب واپس ملے گا؟
دس سال میں لیکن اگر تم ستلج ویلی پر زمین خریدو۔ تو تمہارے بانڈ (تمسک) اس کی قیمت میں پوری شرح پر مجرا کئے جائینگے
میں قرض دینے کے لئے کہاں درخواست کروں؟
پنجاب کے کسی سرکاری خزانہ یا اس کی شاخ یا امپریل بنک کی کسی شاخ میں
میں کس طرح درخواست کروں؟
تم کو جو فارم وہ دیں۔ اسکی خانہ پوری کرو۔ اور روپیہ داخل کردو
سود کب سے شروع ہوگا؟
جس تاریخ سے تم روپیہ ادا کرو
مجھے سود کس طرح ملے گا؟
۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک کا سود تم کو روپیہ داخل کرنے کے وقت نقد دیا جائیگا۔ بعد ازاں ششماہی پنجاب کے کسی سرکاری خزانہ یا اسکی شاخ سے جہاں تم چاہو کہ تم کو سود ادا کیا جایا کرے
میں اس قرض کے لئے کب روپیہ دے سکتا ہوں؟
یکم ستمبر ۱۹۳۳ء سے زیادہ سے زیادہ چھ ہفتہ تک۔ اور جب ایک کروڑ کے قریب جمع ہو جائے تو قرض لینا فوراً بند کر دیا جائے گا۔
میں قرض کیوں دوں؟
(ا) کیونکہ تم کو عمدہ ضمانت اور معقول سود ملیگا۔ (ب) کیونکہ اگر تم نیلام میں کامیاب رہو۔ تو ہمیشہ روپیہ کو زمین کی صورت میں بدل سکو گے۔
(ج) کیونکہ اپنے صوبہ کی ترقی میں مدد دیکر تم ایک اچھے شہری کا فرض ادا کروگے۔
مائیلز ارونگ
سکرٹری پنجاب گورنمنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ

زرعی اراضی موضع راجپورہ

چند دن ہوئے خاکسار کی طرف سے مرزا ارشد بیگ صاحب کی اراضی زرعی واقع موضع راجپورہ کے متعلق اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق بعض دوستوں نے حالات دریافت کئے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ

۱۔ موضع راجپورہ تحصیل گورداسپور میں دریائے بیاس کے کنارے پر علاقہ بیٹ میں واقع ہے۔ قادیان سے اس گاؤں کا فاصلہ قریباً سات آٹھ میل ہے۔ اس گاؤں میں عزیزم مرزا گل محمد (احمدی) کی بھی ملکیت ہے۔ اور نمبرداری بھی مرزا گل محمد صاحب کی ہے

۲۔ اس گاؤں سے مغرب کی طرف (دریا مشرق کی طرف ہے) ایک برساتی نالہ بہتا ہے۔ جو سارا سال جاری رہتا ہے۔ اور جس سے آبپاشی کے لئے غالباً پمپ وغیرہ کے ذریعہ پانی لیا جاسکتا ہے۔ اگر نالے میں کوئی ٹھوکر بنائی جاوے تو اس کے ذریعہ بھی غالباً آبپاشی ممکن ہے۔

۳۔ راجپورہ کی کل اراضی قریباً ساڑھے پانچ سو گھماؤں یعنی گیارہ سو بیگہ ہے۔ اس میں سے مرزا ارشد بیگ صاحب کا حصہ کچھ اوپر دو سو گھماؤں ہے۔ اس کے علاوہ قریباً ساٹھ گھماؤں کا ایک اور رقبہ ہے جس پر مرزا ارشد بیگ صاحب کو دعوےٰ وراثت ہے۔ مگر وہ ابھی تک ان کے نام نہیں ہوا۔

۴۔ کچھ اوپر دو سو گھماؤں اراضی جو مرزا ارشد بیگ صاحب کے نام ہو چکی ہے۔ وہ مرزا ارشد بیگ صاحب کی طرف سے مبلغ ساڑھے تین ہزار روپیہ میں مرزا گل محمد صاحب کے پاس رہن باقبضہ ہے۔ رہن کی میعاد بارہ سال ہے۔ جس میں سے غالباً تین سال گذر چکے ہیں۔ اور یہی وہ رہن ہے۔ جو اب قابل فروخت ہے۔ مرزا ارشد بیگ صاحب کا ارادہ ہے کہ جب وہ ساٹھ گھماؤں جس کا ان کو دعوےٰ ہے انہیں مل جاوے۔ تو اسے بھی فروخت کر دیں ٭

۵۔ مرزا ارشد بیگ صاحب کی مملوکہ رہن میں سے نصف یا نصف حصہ سے کچھ اوپر مزروعہ ہے۔ اور باقی بنجر ہے۔ بنجر میں سے کچھ حصہ قابل آبادی ہے۔ اور کچھ حصہ شاید کچھ خرچ کروا کے قابل آبادی ہو سکے۔ کیونکہ کم و بیش نشیب و فراز کی صورت میں ہے۔ زمین کا کچھ قلیل حصہ دریا برد بھی ہے۔

۶۔ بیٹ کے علاقہ میں عموماً کنوئیں نہیں ہوتے۔ گو بعض لوگ سبزی ترکاری کے لئے کنوئیں لگا لیتے ہیں۔ ایسے کنوئیں عموماً کچے ہوتے ہیں اور چونکہ پانی بہت قریب ہے۔ اس لئے بالعموم ڈھینکلی کے ذریعہ پانی اٹھایا جاتا ہے۔ پختہ کنوئیں بھی اگر کوئی لگوانا چاہے۔ تو مفید ہو سکتے ہیں۔ اور نسبتاً بہت کم خرچ پر لگ سکتے ہیں۔

۷۔ مرزا ارشد بیگ صاحب کی وہ زمین جو وہ اب فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جدی نہیں ہے۔ بلکہ ان کو ان کے چچا زاد بھائیوں کی طرف سے ہبہ کے طور پر آئی ہے۔

۸۔ قیمت کے متعلق مجھے مرزا ارشد بیگ صاحب نے فی الحال مبلغ ۱۵۰ فی گھماؤں کہا ہے مگر در اصل یہ وہ امر ہے جو طرفین کے باہم سمجھوتہ سے ہی قرار پایا ہے۔

۹۔ حصہ داروں میں زمین تا حال باقاعدہ تقسیم نہیں ہوئی یعنی کھاتہ مشترکہ ہے۔

۱۰۔ شفعہ کا ڈر زیادہ تر مرزا گل محمد صاحب کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ لیکن ان کے ساتھ امید ہے اسطرح کا سمجھوتہ ہو سکیگا۔ کہ وہ رہن فک کر دیں۔ اور زیر رہن یعنی ساڑھے تین ہزار روپیہ کا حصہ بیع میں ڈالدیں۔ اور مشتری کے ساتھ اتنے حصہ میں حصہ دار بن جاویں۔ اس سے زیادہ کی غالباً انہیں فی الحال گنجائش بھی نہیں ہے۔

یہ حالات ہیں۔ جو میں نے اپنے علم اور مرزا ارشد بیگ صاحب کی اطلاع کے مطابق لکھ دئے ہیں۔ مزید تسلی کے لئے خود خریدار کو موقعہ وغیرہ دیکھ لینا چاہیئے ٭

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

محرم میں مسلمانوں کی اتلافِ جان
ہندوؤں کی طرف سے

امرتسر

محرم کے ایام میں امرتسر کی ایک گلی میں ایک ہندو کے مکان سے گوبر پھینکا گیا۔ جس پر جھگڑا ہو گیا۔ پولیس کے جلد پہنچ جانے کی وجہ سے بات زیادہ نہ بڑھی۔ ۸ مسلمان اور ۷ ہندو گرفتار کئے گئے۔

جبل پور

جبل پور میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بہت سے ہندوں نے تعزیہ کو نقصان پہنچایا تھا۔ بہت سے غضب آلودہ مسلمان ایک مندر میں گھس گئے۔ انہوں نے سنگ مرمر کی گائے کو سنگھاسن پر سے اتار کر توڑ ڈالا رات کے ساڑھے آٹھ بجے فساد شروع ہوا۔ اور صبح تک جاری رہا۔

گونڈہ

۲۴ راگست کو جب تعزیئے روانہ ہونے والے تھے اس وقت ہندوؤں کا خطرناک مجمع جمع ہو گیا۔ اور اپنے رہنماؤں کے کہنے میں نہ رہا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب مسلح پولیس لیکر آ پہنچے۔ چند آدمیوں کو ہندوؤں کے روکنے پر مامور کر دیا گیا۔ اور باقی تعزیوں کے جلوس کے ہمراہ ہو گئے۔ ان پیش بندیوں کے باوجود ہجوم اختیار سے باہر ہو گیا۔ اس نے تعزیوں پر خشت باری کی۔ چند مسلمانوں کے چوٹیں آئیں۔ ایک اور ڈسٹرکٹ پر جلوس پر حملہ کیا گیا۔ اور تعزیئے توڑ دئے گئے مجسٹریٹ نے فائر کرنے کا حکم دیدیا۔ ہندو اس وقت منتشر ہو گئے لیکن بعد میں پھر کربلا کے مقام پر جمع ہو گئے۔ وہاں دکانیں لوٹی گئیں۔ اور کئی طرح کے نقصان پہنچائے گئے۔ چند مسلمانوں کے چوٹیں آئیں۔ تعزیوں کے ٹھنڈا کرنے کے بعد مسلمان ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی گئی ... گولی نہ چلائی جاتی تو دونوں ہجوم ٹکرا جاتے۔ جذبات بہت کشیدہ ہیں۔ مجروحین کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کیونکہ لوگ گرفتاری کے خوف سے اپنی ضربیں چھپا رہے ہیں۔ کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔ ۱۲ اشخاص گولی سے مجروح ہوئے۔ آٹھ ہسپتال پہنچا دئے گئے تین آدمیوں کی حالت خطرناک ہے۔

سہارنپور

سہارنپور میں ۲۴ راگست کو ہنگامہ پانچ بجے شام ہندوؤں کی زبردست خشت باری سے شروع ہوا۔ جس کے لئے وہ پہلے سے بہت زیادہ تیار معلوم ہوتے تھے۔ اور مسلمان اس سے بے خبر اور بالکل نہتے تھے۔ پانچ بجے ہنگامہ شروع ہو کر تقریباً ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ مسلمان نہایت خوفناک طرح سے مجروح ہوئے اور وہ اپنے تعزیئے اور جھنڈے چھوڑ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ ہندوؤں نے بعض تعزیئے جلا دئے۔ اور جھنڈے گرا دئے۔ اسی اثنا میں بعض پنواڑیوں اور بزازوں کی دکانیں بھی ہنگامہ کی لپیٹ میں آگئیں۔ مارشل لا کا نفاذ ہو گیا ہے۔ مجروحین سینکڑوں کی تعداد میں داخل ہسپتال ہو رہے ہیں۔ اب تک گیارہ مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ تین ہندو بھی مرے ہیں۔ مسلمان اکثر گولیوں اور چھروں کے مارے ہوئے ہیں۔ مسلمان مجروحین میں سے چند کی حالت بہت نازک ہے۔ ہندو رؤسا جو پہلے ہمیشہ اتفاق کے راگ الاپتے تھے۔ ہر طرح کی کوشش کرتے پھر رہے ہیں۔ اور اکثر مسلمان رؤسا خاموش ہیں۔ شہر میں کوئی قابل بیرسٹر بھی نہیں ہے۔ میں ان مسلمان بیرسٹروں سے جو اسلامی درد رکھتے ہیں۔ پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہمارے نہتے اپنے بھائیوں کی مدد کریں مسلمان نہایت پریشان ہیں۔

بہت سی عورتیں اور بچے جو ہندوؤں کے مکانوں۔ اور دکانوں کی چھتوں سے جلوس محرم کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ اب تک لاپتہ ہیں۔ ۲۶ر کی رات نہایت پریشانی میں بسر ہوئی اور تمام مسلمان محلوں نے جاگ کر صبح کی۔ ہندو محلوں سے برابر فائر کی آوازیں آتی رہیں۔ مشہور ہے کہ ہندوؤں نے بڑی تعداد گوجروں کی دیہات سے جمع کی تھی۔ جن میں سے کچھ پولیس نے گرفتار کئے۔ شہر کے کناروں پر رہنے والے مسلمان خطرہ میں ہیں ہندو اپنی دکانیں خالی کر کے سامان اپنے گھروں میں پہنچا رہے ہیں۔ اور دکانوں کے لٹ جانے کی رپورٹیں درج کرا رہے ہیں۔ اور گورنر و افسران کو اپنے نقصانات کے فرضی تار دھڑا دھڑ روانہ کر رہے ہیں۔ ہنگامہ کی لپیٹ میں جس طرح بعض ہندوؤں کی دکانیں آگئی ہیں۔ اسیطرح بعض مسلمانوں کی دکانوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ہندو اپنی تمام کوشش اس بات پر صرف کر رہے ہیں۔ کہ ہنگامہ کا تمام الزام مسلمانوں کے سر تھوپ دیا جائے۔ افواہ ہے کہ ایک ہندو اپنے بال بچوں اور سامان کو اسٹیشن پر پہنچا کر خود پولیس میں مکان لٹ جانے اور عورت بچے کے اڑا لئے جانے کی رپورٹ لکھانے گیا لیکن اصل واقعہ پولیس کو معلوم ہو گیا۔ اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔

اکثر ہندو شہر چھوڑ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اور اپنا قیمتی سامان منتقل کر رہے ہیں۔ تاکہ اس کا لٹ جانا ثابت کریں۔ وہ ہندو جو اس فساد کے بانی مبانی معلوم ہوتے ہیں۔ اب تک کھلے بندوں پھر رہے ہیں۔ اور لائسنس تک نہیں لئے گئے۔ حالانکہ اکثر مسلمان بندوقوں کے زخمی ہیں۔ اور عام طور پر مشہور ہے۔ کہ ہندو رؤسا نے بھی بندوقوں کا استعمال کیا۔ دو تین اور مسلمان مجروحین کے انتقال کی خبر ہے۔ تعزیے اور جھنڈے اسی طرح بازاروں میں سرنگوں پڑے ہیں۔ اور بازار سنسان ہیں۔ زخمی اپنی رپورٹیں پولیس میں درج کرا رہے ہیں۔ کمشنر اور انسپکٹر جنرل یہاں پہنچ گئے ہیں۔

تکھی دروازہ کے اکھاڑے کا علم پیپل کی شاخیں کاٹنے کے سوا گذر نہ سکتا تھا۔ کوتوال کے کہنے پر بھی شاخیں نہ ہٹائی گئیں۔ تو مسلمان شاخیں کاٹنے کے لئے پیپل پر چڑھ گئے۔ ہندوؤں نے گرد و نواح کے کوٹھوں سے خشت باری شروع کر دی۔ انہوں نے پہلے سے اینٹیں جمع کر رکھی تھیں۔ جس وقت مسلمان رانندی اور رمنا کی ہستہ سے شہید گنج کی طرف جا رہے تھے۔ آتشبازی کی گئی۔ ایک فرقہ ...

(باہتمام شیخ محمد عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا۔)

محرم میں مسلمانوں کی اتوضع ہندوؤں کی طرف سے

امرتسر

محرم کے ایام میں امرت سر کی ایک گلی میں ایک ہندو کے مکان سے گوبر پھینکا گیا۔ جس پر جھگڑا ہو گیا۔ پولیس کے جلد پہنچ جانے کی وجہ سے بات زیادہ نہ بڑھی۔ ۸ مسلمان اور ۷ ہندو گرفتار کئے گئے۔

جبل پور

جبل پور میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بہت سے ہندوں نے تعزیہ کو نقصان پہنچایا تھا۔ بہت سے غضب آلودہ مسلمان ایک مندر میں گھس گئے۔ انہوں نے سنگ مرمر کی گائے کو سنگھاسن پر سے اتار کر توڑ ڈالا رات کے ساڑھے آٹھ بجے فساد شروع ہوا۔ اور صبح تک جاری رہا۔

گونڈہ

میں ۲۴ر اگست کو جب تعزیئے روانہ ہونے والے تھے اس وقت ہندوؤں کا خطرناک مجمع جمع ہو گیا۔ اور اپنے رہنماؤں کے کہنے میں نہ رہا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب مسلح پولیس لیکر آپہنچے۔ چند آدمیوں کو ہندوؤں کے روکنے پر مامور کر دیا گیا۔ اور باقی تعزیوں کے جلوس کے ہمراہ ہو گئے۔ ان پیش بندیوں کے باوجود ہجوم اختیار سے باہر ہو گیا۔ اس نے تعزیوں پر خشت باری کی۔ چند مسلمانوں کے چوٹیں آئیں۔ ایک اور سٹرک پر جلوس پر حملہ کیا گیا۔ اور تعزیئے توڑ دیئے گئے مجسٹریٹ نے فائر کرنے کا حکم دیدیا۔ ہندو اسوقت منتشر ہو گئے لیکن بعد میں پھر کر ایک مقام پر جمع ہو گئے۔ وہاں کئی دکانیں لوٹی گئیں۔ اور کئی طرح کے نقصان پہنچائے گئے۔ چند مسلمانوں کے چوٹیں آئیں۔ تعزیوں کے ٹھنڈا کرنے کے بعد مسلمان ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی گئی اگر گولی نہ چلائی جاتی تو دونوں ہجوم ٹکرا جاتے جذبات بہت کشیدہ ہیں۔ مجروحین کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کیونکہ لوگ گرفتاری کے خوف سے اپنی ضربیں چھپا رہے ہیں۔ کوئی موت واقع نہیں ہوئی۔ ۱۲ اشخاص گولی سے مجروح ہوئے۔ آٹھ ہسپتال پہنچا دیئے گئے تین آدمیوں کی حالت خطرناک ہے۔

سہارنپور

سہارنپور میں ۲۴ر اگست کو ہنگامہ پانچ بجے شام ہندوؤں کی زبردست خشت باری سے شروع ہوا۔ جس کے لئے وہ پہلے سے بہت زیادہ تیار معلوم ہوتے تھے۔ اور مسلمان اس سے بے خبر اور بالکل نہتے تھے۔ پانچ بجے ہنگامہ شروع ہو کر تقریباً ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ مسلمان نہایت خوفناک طرح سے مجروح ہوئے اور وہ اپنے تعزیئے اور جھنڈے چھوڑ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ ہندوؤں نے بعض تعزیئے جلا دیئے۔ اور جھنڈے گرا دیئے۔ اسی اثنا میں بعض بنواڑیوں اور بزازوں کی دکانیں بھی ہنگامہ کی لپیٹ میں آگئیں۔ مارشل لا کا نفاذ ہو گیا ہے۔ مجروحین سینکڑوں کی تعداد میں داخل ہسپتال ہو رہے ہیں۔ اب تک گیارہ مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ تین ہندو بھی مرے ہیں۔ مسلمان اکثر گولیوں اور چھروں کے مارے ہوئے ہیں۔ مسلمان مجروحین میں سے چند کی حالت بہت نازک ہے۔ ہندو رؤسا جو پہلے بہت اتفاق کے راگ الاپتے تھے۔ ہر طرح کی کوشش کرتے پھر رہے ہیں۔ اور اکثر مسلمان رؤسا خاموش ہیں۔ شہر میں کوئی قابل بیرسٹر بھی نہیں ہے۔ میں ان مسلمان بیرسٹروں سے جو اسلامی درد رکھتے ہیں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ برائے خدا یہاں آئیں۔ مسلمان نہایت پریشان ہیں۔

بہت سی عورتیں اور بچے جو ہندوؤں کے مکانوں۔ اور دکانوں کی چھتوں سے جلوس محرم کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ اب تک سہمے ہیں۔ ۲۶ر کی رات نہایت پریشانی میں بسر ہوئی اور تمام مسلمان محلوں نے جاگ کر صبح کی۔ ہندو محلوں سے برابر فائر کی آوازیں آتی رہیں۔ مشہور ہے کہ ہندوؤں نے بڑی تعداد گوجروں کی دیہات سے جمع کی تھی۔ جن میں سے کچھ پولیس نے گرفتار کئے۔ شہر کے کناروں پر رہنے والے مسلمان خطرہ میں ہیں۔ ہندو اپنی دکانیں خالی کر کے سامان اپنے گھروں پر پہنچا رہے ہیں۔ اور دکانوں کے لٹ جانے کی رپورٹیں درج کرا رہے ہیں۔ اور گورنر و وائسرائے کو اپنے نقصانات کے فرضی تار دھڑا دھڑ روانہ کر رہے ہیں۔ ہنگامہ کی لپیٹ میں جس طرح بعض ہندوؤں کی دکانیں آگئی ہیں۔ اسیطرح بعض مسلمانوں کی دکانوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ہندو اپنی تمام کوشش اس بات پر صرف کر رہے ہیں۔ کہ ہنگامہ کا تمام الزام مسلمانوں کے سر تھوپ دیا جائے۔ افواہ ہے کہ ایک ہندو اپنے بال بچوں اور سامان کو اسٹیشن پر پہنچا کر خود پولیس میں مکان لٹ جانے اور عورت بچے کے اڑا لیے جانے کی رپورٹ لکھانے گیا لیکن اصل واقعہ پولیس کو معلوم ہو گیا۔ اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔

اکثر ہندو شہر چھوڑ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اور اپنا قیمتی سامان منتقل کر رہے ہیں۔ تاکہ اس کا لٹ جانا ثابت کریں۔ وہ ہندو جو اس فساد کے بانی مبانی معلوم ہوتے ہیں۔ اب تک کھلے بندوں پھر رہے ہیں۔ اور لائسنس تک نہیں لئے گئے۔ حالانکہ اکثر مسلمان بندوقوں کے زخمی ہیں۔ اور عام طور پر مشہور ہے۔ کہ ہندو رؤسا نے بھی بندوقوں کا استعمال کیا۔ دو ہمن اور مسلمان مجروحین کے انتقال کی خبر ہے۔ تعزیہ اور جھنڈے اسی طرح بازاروں میں سرنگوں پڑے ہیں۔ اور بازار سنسان ہیں۔ زخمی اپنی رپورٹیں پولیس میں درج کرا رہے ہیں۔ کمشنر اور انسپکٹر جنرل یہاں پہنچ گئے ہیں۔

کمبھی دروازہ کے اکھاڑے کا علم پیپل کی شاخیں کاٹنے کے سوا گذر نہ سکتا تھا۔ کوتوال کے کہنے پر بھی شاخیں نہ ہٹائی گئیں۔ تو مسلمان شاخیں کاٹنے کے لئے پیپل پر چڑھ گئے۔ ہندوؤں نے گردو نواح کے کوٹھوں سے خشت باری شروع کر دی۔ انہوں نے پہلے سے اینٹیں جمع کر رکھی تھیں۔ جس وقت مسلمان راہنمندی اور حلوائی ہٹہ سے شہید گنج کی طرف جا رہے تھے۔ آتشبازی کی گئی۔ ایک طرف سے......

(باہتمام شیخ محمد عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کمیٹی سے شائع ہوا۔)